از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور اعظم گڑھ

ناشر

مجلس برکات

زیر انتظام: دار العلوم اہلسنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم

مبارک پور اعظم گڑھ (یوپی)

فارسی قواعد و انشا

اس کتاب میں فارسی کے بنیادی قواعد بتاتے ہوئے فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی بنانے کے لیے تمرینات دی گئی ہیں، آخر میں ہر تمرین سے متعلق مشکل الفاظ کی ایک فرہنگ بھی شامل ہے۔

از

مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

باہتمام

مجلس برکات

زیر انتظام: دار العلوم اہل سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم

مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا)

فارسی قواعد و انشا

مؤلّف : مولانا اختر حسین فیضی مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

اہتمام واشاعت : مجلس برکات، زیر انتظام: دار العلوم اہلِ سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی (انڈیا) پن: ۲۷۶۴۰۴

طبع قدیم : ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

طبع جدید : ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء (مع تصحیح و ترمیم)

صفحات : ۱۰۴

تعداد اشاعت : ۱۱۰۰

قیمت :

ملنے کے پتے :

(۱) مجلس برکات ، زیر انتظام : دار العلوم اہلِ سنت مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور اعظم گڑھ ، یوپی (انڈیا) پن : ۲۷۶۴۰۴

(۲) مجلس برکات، ۱۴۹ ر گراؤنڈ فلور، کٹرا گوکل شاہ مارکیٹ، مٹیا محل جامع مسجد دہلی۔ پن ۱۱۰۰۰۶

فون نمبر: 011-23268459 ، موبائل نمبر: 09911198459

1- MAJLIS-E-BARAKAAT,
Managed by : Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom, Mubarakpur, Azamgarh, U.P. (India) pin: 276404

2- MAJLIS-E-BARAKAAT,
149 Ground Floor Katra Gokul Shah Market, Matiya Mahal, Jama Masjid, Delhi, Pin :110006, Phone No.: 011-23268459, Mob. No.: 09911198459

فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ (طبع جدید)

"فارسی قواعد و انشا" ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء میں الجامعۃ الاشرفیہ کے اشاعتی شعبے "مجلس برکات" سے شائع ہوئی اور اسی وقت سے الجامعۃ الاشرفیہ اور دیگر مدارس میں درجۂ اعدادیہ کے نصاب میں شامل ہے، پیش لفظ میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ کتاب میں اگر کوئی خامی نظر آئے تو نشان دہی فرمائیں، اس گزارش پر الجامعۃ الاشرفیہ اور دوسرے مدرسوں کے بعض اہل علم نے علم دوستی اور جذبۂ خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بعض خامیوں کی نشان دہی فرمائی، ساتھ ہی کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے کے لیے ہدایتیں بھی دیں، اللہ تعالیٰ انھیں اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔

انھی ہدایات کی روشنی میں زیر نظر نسخے کی اصلاح عمل میں آئی ساتھ ہی طلبہ کے افادے کے لیے بعض اسباق میں ترمیم و تبدیل سے بھی کام لیا گیا ہے، اس کام میں خاص طور سے درج ذیل علماے کرام کا بھرپور تعاون رہا:

- مولانا عبد السلام رضوی، استاذ جامعہ نوریہ، بریلی شریف
- مولانا ساجد علی مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
- مولانا دستگیر عالم مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
- مولانا محمد قاسم ادروی مصباحی، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

ان مخلصین میں رفیق گرامی وقار حضرت مولانا محمد قاسم ادروی صاحب نے ایک گزارش پر اپنا ذاتی کام سمجھ کر بڑی ہی دل چسپی سے حصہ لیا اور زیادہ سے زیادہ وقت دے کر اسے اصلاح و تصحیح کے مراحل سے گزارا اور کتاب کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ فرمایا۔

ربّ کریم تمام معاونین کو صحت و توانائی سے نوازے اور ان کے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

اخیر میں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی ناظم تعلیمات الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے اس پر نظر اصلاح ڈال کر کتاب کا اعتبار مزید بڑھا دیا، اللہ تعالیٰ ان کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے۔

امید ہے کہ یہ نسخہ پہلے نسخے سے زیادہ مفید اور کار آمد ثابت ہو گا۔

دعا ہے کہ پروردگار عالم اسے طالبین اور شائقین کے لیے نفع بخش بنائے اور انھیں زیادہ سے زیادہ قابلیت اور استعداد سے سرفراز فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اختر حسین فیضی مصباحی
استاد الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

مؤرخہ
۲۷/۶/۱۴۳۸ھ
۲۷/۳/۲۰۱۷ء
دوشنبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ (طبع قدیم)

۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء میں حضرت مولانا محمد عبد المبین نعمانی مدیر دار العلوم قادریہ چریاکوٹ مئو کی تحریک پر یہ کتاب دار العلوم قادریہ کے زمانۂ تدریس میں لکھی گئی، حضرت نعمانی صاحب اور مولانا سیف الدین گھوسوی استاد جامعہ شمس العلوم گھوسی مئو کی تصحیح کے بعد کتابت بھی جلد ہی ہوگئی، اس کے بعد اشاعت کی طرف سے توجہ ہٹ گئی، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء میں استاذی الکریم حضرت علامہ محمد احمد مصباحی شیخ الجامعہ، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے اسے مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور کے سلسلۂ اشاعت میں شامل کرلیا اور ازراہِ کرم اس پر نظرِ اصلاح ڈال کر کچھ حذف و اضافہ کی ہدایت فرمائی، ناچیز نے اس پر عمل کیا جس کی موجودہ صورت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

زیرِ نظر کتاب "فارسی قواعد و انشا" مدارس کے ابتدائی طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے، اس کی ترتیب میں بچوں کی عمر اور استعداد کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے کہ بچے استاذ کی معمولی رہ نمائی سے ترجمہ نگاری پر دست رس حاصل کرسکیں اور اس بات کی بھی رعایت ملحوظ ہے کہ یہ کوشش خود آموز حضرات کے لیے ایک خاموش آموزگار بھی بن سکے جس کی تیاری میں فارسی کی جدید و قدیم کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور طلبہ کی لیاقت کے اعتبار سے آسان جملے اور عبارتیں ترجمہ کے لیے دی گئی ہیں، پہلے قواعد بیان کیے گئے ہیں، پھر ان قواعد سے متعلق تمرینات اور مشقیں دی گئی ہیں تاکہ بچے قواعد کی روشنی میں بحسن و خوبی

فارسی کو اردو اور اردو کو فارسی زبان میں منتقل کر سکیں، اس کے بعد دروسِ انشا کے تحت آزاد انشا کے طور پر ترجمے کے لیے فارسی اور اردو کی کچھ عبارتیں دی گئی ہیں اور کتاب کے آخر میں مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے تاکہ اس کی مدد سے ترجمہ نگاری میں سہولت پیدا ہو، ان خصوصیات کے ساتھ امید ہے کہ یہ مجموعہ اہلِ علم کی پذیرائی حاصل کرے گا اور ان کی بارگاہ سے یہ امید بھی ہے کہ کتاب کی خامیوں کی نشان دہی بھی فرمائیں گے تاکہ اگلی اشاعت میں تدارک کیا جا سکے۔

دعا ہے کہ مولائے کریم اسے شرفِ قبول سے نوازے، طلبہ کی رہ نمائی کا سبب بنائے، میرے لیے میرے اساتذہ کے لیے اور میرے والدین کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین علیه أفضل الصلاة و أکرم التسلیم.

اختر حسین فیضی مصباحی
جہانا گنج، اعظم گڑھ
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

۲۷ / رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ
۲۳ / نومبر ۲۰۰۳ء اتوار

لفظ

ہم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں، بات کرنے میں جو آواز مُنہ سے نکلتی ہے اسے لفظ کہتے ہیں، جیسے: وہ، یہ، قلم، دوات۔

اب یہ بھی جان لینا چاہیے کہ لفظ دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جس کے کوئی معنی ہوں اور ایک وہ جس کے کوئی معنی نہ ہوں، جیسے: کتاب، وتاب، روٹی، ووٹی، قلم، ولم۔

ان مثالوں میں کتاب، روٹی اور قلم معنی دار لفظ ہیں اور وتاب، ووٹی، اور وَلم معنی دار نہیں، اس طرح دونوں کے الگ الگ نام بھی ہیں، جس لفظ کا کوئی معنی ہو اس کو موضوع کہتے ہیں اور جس کا کچھ معنی نہ ہو اس کو مہمل کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں میں کتاب، روٹی، اور قلم "موضوع" ہیں۔ وتاب، ووٹی اور ولم "مہمل" ہیں۔

آسانی کے لیے دونوں کی الگ الگ تعریفیں بھی لکھی جارہی ہیں۔

موضوع: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں آئے۔ جیسے: فارسی میں خامہ، رفتن۔

مہمل: ایسا لفظ ہے جس سے کوئی معنی سمجھ میں نہ آئے، جیسے: فارسی میں مم مم، مسوگی۔

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں: مفرد ، مرکب ۔

مفرد

مفرد : وہ موضوع لفظ ہے جو تنہا ہو، اسی کو کلمہ بھی کہتے ہیں، جیسے: محمود، پذیرفت، از۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اِسم ، فعل ، حرف۔

اسم : وہ کلمہ ہے جس سے کسی شخص، کسی جگہ یا کسی چیز کا نام معلوم ہو، جیسے: زاہد، اعظم گڑھ، کتاب۔

فعل : وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: خوانَد، نویسَد۔

حرف : وہ کلمہ ہے جو خود سے اپنا کوئی خاص معنیٰ نہ بتائے بلکہ دوسرا کلمہ ملانے کے بعد بتائے، جیسے: در ، بر ، را۔

اسم کی قسمیں:

بناوٹ کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامِد، مَصدَر، مُشتَق۔

جامد : وہ اسم ہے جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہو اور نہ ہی اس سے کوئی کلمہ بنے جیسے: اسپ، مرد، گل۔

مَصدَر : وہ اسم ہے جو کسی چیز کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی خاص زمانہ نہ ہو۔

مصدر سے اسم اور فعل بھی نکلتے ہیں، فارسی میں مصدر کے آخر میں ''دَنْ'' یا ''تَنْ'' ہوتا ہے اور اگر اس کا اردو ترجمہ کیا جائے تو آخر میں '' نا'' آتا ہے۔

مصدر کی چند قسمیں ہیں: (۱) مصدر اصلی (۲) مصدر جعلی (۳) مصدر متصرف (۴) مصدر مقتضب۔

مصدر اصلی : وہ ہے جس کو اہلِ زبان نے بنایا ہو۔ جیسے: گفتن، رفتن۔

مصدر جعلی : وہ ہے کہ کسی دوسری زبان کے لفظ پر ''یدن'' لگا کر بنا لیا جائے، جیسے: ''فہمیدن'' جو ''فہم'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے، ''طلبیدن'' جو ''طلب'' اور ''یدن'' سے مرکب ہے، فہم اور طلب یہ دونوں عربی الفاظ ہیں۔

مصدر متصرِّف: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال بنیں۔ جیسے: نوشیدن، پروردن۔

مصدر مقتضب: وہ مصدر ہے جس سے تمام افعال نہ بنیں۔ جیسے: آختن، زادن کہ ان سے مضارع نہیں آتا۔

مصدر، کچھ لازم ہوتے ہیں، کچھ متعدّی اور کچھ مشترک۔

مصدر لازم: وہ مصدر ہے جس کا فعل صرف فاعل کو چاہے۔ جیسے: آمدن، رفتن۔

مصدر متعدّی: وہ مصدر ہے جس کا فعل، فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے، جیسے: خوردن، نوشیدن۔

مصدر مشترک: وہ مصدر ہے جس میں لازم اور متعدّی دونوں کے معنی ہوں، جیسے: سوختن (جلنا، جلانا)

طریقِ تعدیہ: مصدر لازم کو متعدّی یا متعدّی کو متعدّیِ متعدّی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس مصدر کے امر حاضر معروف کے آخری حرف پر زبر دے کر تعدیہ کی علامت "اندن" یا "انیدن" بڑھا دی جائے، جیسے: جوشیدن (اُبلنا) سے امر حاضر معروف "جوش" ہوا اور "جوش" کے آخری حرف "ش" پر زبر دے کر علامت تعدیہ بڑھا دی گئی تو جوشاندن یا جوشانیدن (ابالنا) ہو گیا جو متعدّی ہے، اسی طرح بخشیدن (بخشنا) سے امر حاضر معروف "بخش" ہوا اور اس کے آخری حرف "ش" پر زبر دے کر علامتِ تعدیہ بڑھا دی تو بخشاندن یا بخشانیدن (بخشوانا) ہو گیا جو متعدّیِ متعدّی ہے۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے بنا ہو، جیسے: پرورندہ، پروردہ، پرورندہ تر، آرام گاہ، قلم تراش، پرورش۔ بنانے کے قاعدے آگے بتائے جائیں گے۔

اسم کبھی معرفہ ہوتا ہے کبھی نکرہ۔

معرفہ: وہ اسم ہے جس سے کوئی معیّن چیز معلوم ہو، جیسے: محمود، مکہ، یہ کتاب۔

نکرہ : وہ اسم ہے جس سے کوئی معیّن چیز معلوم نہ ہو، جیسے :قلمے (کوئی قلم یا ایک قلم) گوسفندے (کوئی بکری یا ایک بکری)۔

درس ۳

مرکب

مرکّب : وہ موضوع لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے: کلاہِ خالد (خالد کی ٹوپی)، آفتاب روشن است (سورج روشن ہے)، ساجد خواند (ساجد نے پڑھا)۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکبِ تام ، مرکب ناقص

مرکب تام : الفاظ کی اس ترتیب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات معلوم ہو جائے۔ (تفصیل درس: ۷ میں آرہی ہے۔)

مرکب ناقص : اس مرکب کو کہتے ہیں کہ الفاظ کی ترکیب کے باوجود اس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے جیسے: اسپِ حامد (حامد کا گھوڑا) اسپِ لاغر (کمزور گھوڑا) اس کو مرکبِ غیر مفید بھی کہتے ہیں۔

مرکبِ ناقص (مرکب غیر مفید) کی مشہور دو قسمیں ہیں: اضافی ، توصیفی

مرکب اضافی : اس مرکب کو کہتے ہیں جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے: خامۂ سلیم (سلیم کا قلم)

مُضاف: جس اسم کا لگاو دوسرے اسم سے ظاہر کیا جائے اسے "مضاف" کہتے ہیں۔

مضاف الیہ : جس سے کسی دوسرے کا لگاو ظاہر کیا جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ خامۂ سلیم میں " خامہ" مضاف، اور "سلیم" مضاف الیہ ہے، کیوں کہ خامہ کا لگاو سلیم سے ظاہر کیا گیا ہے۔

فارسی میں اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے اور اردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں لکھا جاتا ہے۔

اضافت کی علامت: اردو میں کا، کے، کی، را، رے، ری، نا، نے، نی، اور فارسی میں مضاف پر کسرہ (زیر)، ہمزۂ مکسور اور یاے مجہول (ے) ہے جیسے: نانِ گندم (گیہوں کی روٹی) گفتۂ رسول (رسول کا کہا ہوا) خداے جہاں (دنیا کا خدا)

- اگر مضاف کا آخر الف، واو ماقبل مضموم یا ہاے مختفی[(۱)] نہ ہو تو مضاف پر کسرہ آئے گا، جیسے: پرتوِ نیکاں، شادیِ برادر۔
- اگر مضاف کے آخر میں الف یا واو ماقبل مضموم ہو تو زیر کے بدلے یاے مجہول (ے) بڑھاتے ہیں۔ جیسے: پاے سگ، بوے گل۔
- اگر مضاف کے آخر میں ہاے ملفوظی ہو تو "ہ" پر زیر لاتے ہیں، جیسے: ماہِ رمضان، کوہِ ہند اور ہاے مختفی ہو تو زیر کے بدلے ہمزہ بڑھاتے ہیں۔ جیسے: آشیانۂ مرغ۔ پروردۂ خدا۔

اردو میں ترجمہ کرو:

گربۂ خالد • پاے کلیم • خوے دوست • شترِ عامر • شیر گاو • مِسطرِ زاہد • دخترِ سلمہ • زوجۂ سالم • عندلیب ہمشیر • خوشۂ انگور • شَجرِ انبہ • دو چرخۂ وسیم • اُطاقِ من • کاسۂ تو • دہانِ خود۔

فارسی بناؤ:

رئیس کا چشمہ ⊙ فجر کی نماز ⊙ ریحانہ کی انگلی ⊙ گھوڑے کی زبان ⊙ گیہوں کی روٹی ⊙ مدرسے کا دروازہ ⊙ بکری کا پیر ⊙ بھینس کی ناک ⊙ شوکت کا لفافہ ⊙ کتاب کا پارسل ⊙ خالد کا منی آرڈر ⊙ تیرا گلاس ⊙ اپنا پیر ⊙ مسعود کا پاسپورٹ۔

---

(۱) "ہ" کی دو قسمیں ہیں (۱) ہاے ملفوظی (ہاے اصلی) (۲) ہاے مختفی (ہاے وصلی)

الف- ہاے ملفوظی وہ "ہ" جو پورے طور پر ادا کی جائے، جیسے: مہ، کوہ۔

ب- ہاے مختفی وہ "ہ" جو کسی لفظ کے آخر میں اپنے پہلے والے حرف کی حرکت ظاہر کرنے کے لیے آئے اور صاف پڑھی نہ جائے، جیسے: نامہ، غنچہ۔

درس ۴ مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے جیسے: جامۂ سپید، آبِ شیریں۔

صفت: وہ لفظ ہے جس سے کسی کی اچھائی، برائی یا کیفیت بیان کی جائے۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی صفت بیان کی جائے، جیسے: "جامۂ سپید" میں "جامہ" موصوف اور "سپید" صفت ہے۔ فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں ہوتی ہے، اردو میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔

وصفیّت کی علامت: کسرہ (زیر)، ہمزۂ مکسور، یائے مجہول۔

صفت عموماً موصوف کے بعد آتی ہے، اور اس صورت میں موصوف کے آخر میں زیر لاتے ہیں۔ جیسے: آسمانِ کبود (نیلگوں آسمان) قصر بلند (اونچا محل)

- اگر موصوف کا آخر الف، واو ما قبل مضموم یا ہائے مختفی نہ ہو تو موصوف پر کسرہ آئے گا، جیسے: سرِ دراز، مفتیِ بزرگ
- اگر موصوف کے آخر میں الف یا واو ما قبل مضموم ہو تو زیر کے بدلے یائے مجہول (ے) بڑھاتے ہیں جیسے: روے زیبا، خداے بزرگ۔
- اگر موصوف کے آخر میں ہائے ملفوظی ہو تو "ہ" پر زیر لاتے ہیں، جیسے: ماہِ نو، کوہ بلند اور ہائے مختفی ہو تو اس پر ہمزہ بڑھاتے ہیں، جیسے: نغمۂ شیریں، جامۂ سرخ۔

کبھی کبھی صفت موصوف سے پہلے آتی ہے تو ایسی صورت میں زیر نہیں لایا جاتا۔ جیسے: بزرگ خدا، دلاور مرداں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

شمشیر برہنہ ۔ جانور وحشی ، سگِ سیاہ ۔ اسپۂ ترش ۔ کاردِ کُند ۔ مرد دلیر ۔ سبوے کہنہ ۔ مینائے منقش ۔ چشمۂ صافی ۔ خامۂ نو ۔ سخنِ تلخ ۔ دعواے غلط۔

فارسی بناؤ :

بڑی بہن ⊙ بوڑھا باپ ⊙ ٹھنڈا پانی ⊙ چالاک لڑکا ⊙ خوب صورت عورت ⊙ تیز چاقو ⊙ نوعمر لڑکی ⊙ چوڑا کمرہ ⊙ لنگڑا آدمی ⊙ بھاری بوجھ ⊙ اندھی عورت ⊙ عقل مند مہمان۔

درس ۵ واحد - جمع

واحد : جس کلمہ سے کوئی ایک چیز سمجھی جائے، اسے واحد کہتے ہیں، جیسے: پسر، چشم، اسپ، مدرسہ وغیرہ۔

جمع : جس کلمہ سے ایک قسم کی کئی چیزیں سمجھی جائیں، اسے جمع کہتے ہیں جیسے: پسران، چشمہا، اسپہا، مدارس۔

تنبیہ : جان دار کی جمع کے لیے واحد کے آخر میں عموماً "الف نون" بڑھا دیتے ہیں، جیسے مردم ، مردماں۔ پسر، پسران۔ اور غیر جان دار کے لیے "ہا" بڑھاتے ہیں، جیسے: چشم ، چشمہا۔ کتاب، کتابہا۔ جامہ، جامہا۔

لیکن کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے، جیسے: چشم سے چشمان۔ اسپ سے اسپہا۔ اور جب اسم جان دار کے آخر میں "ہ" ہو تو کبھی "ہ" کو "گ" سے بدل کر "الف"، "ن" بڑھاتے ہیں۔ جیسے: بندہ سے بندگان، اور خواجہ سے خواجگان۔

اردو میں ترجمہ کرو:

چشمانِ سرخ • ارکانِ اسلام • لانۂ مرغ • کتابِ کہنہ • برگہاے درخت • انبۂ شریں • جانورانِ وحشی • چوبِ خشک • مداد حامد • قلمہاے قشنگ • بندگانِ خدا • خواجگان چشت۔

فارسی بناؤ :

سبز رومال ⊙ روٹی کے ٹکڑے ⊙ کتاب کا ورق ⊙ درخت کے پتے ⊙ مدرسے کی گھنٹی ⊙ بلبل کے گھونسلے ⊙ میٹھا میوہ ⊙ پالتو مرغی ⊙ کھٹے لیموں ⊙ لمبی چونچ۔

درس ٦ اسم اشارہ، مشارٌ الیہ

اسم اشارہ : وہ کلمہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مشارٌ الیہ : وہ کلمہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: ایں کتاب، آں صندلی۔

ان دونوں فقروں میں ''ایں'' اور '' آں'' اسم اشارہ ہیں۔ ''کتاب'' اور ''صندلی'' مشار الیہ۔

واحد	معنی	جمع	معنی	
ایں	یہ	ایناں اینہا	یہ لوگ یہ چیزیں	اشارۂ قریب کے لیے
آں	وہ	آناں آنہا	وہ لوگ وہ چیزیں	اشارۂ بعید کے لیے

اسم اشارہ پر جب ''ب'' داخل ہو تو کبھی ''الف'' کو ''دال'' سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے: بایں سے بدیں، باآں سے بداں۔

مشارٌ الیہ واحد ہو یا جمع دونوں صورتوں میں اسم اشارہ واحد لایا جائے گا۔ جیسے: آں پسر، ایں کتابہا، اور اگر مشارٌ الیہ مذکور نہ ہو تو اسم اشارہ واحد کے لیے واحد اور جمع کے لیے جمع لائیں گے، جیسے: آں رفت، آناں رفتند۔

اردو میں ترجمہ کرو:

ایں خامۂ محمود ● آں طفلان جاپان ● آں پسر نیک ● آں دخترانِ نمازی ● ایں کاسۂ لبریز ● ایں کاسہ ہائے زناں ● آں کتاب نو ● آں شاگردانِ مدرسہ ● ایں عینک سلیم ● آں عینکہائے نو۔

فارسی بناؤ:

یہ اسلم کی گھڑی ⊙ یہ محمود کی کاپیاں ⊙ وہ چھوٹا پرندہ ⊙ وہ بڑے کمرے ⊙ یہ اسلامی مدرسہ ⊙ یہ مدرسوں کے دستور ⊙ وہ سائیکل کی قیمت ⊙ یہ سونے کی انگوٹھیاں ⊙ یہ قیمتی گھڑی ⊙ وہ چمکتا ستارہ۔

مشق:

(۱) مضاف، مضاف الیہ کے دس فقرے ایسے لکھو جن میں واحد اور جمع کا استعمال ہو۔

(۲) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌ الیہ مرکب اضافی ہو۔

(۳) دس فقرے ایسے لکھو جن میں مشارٌ الیہ مرکب توصیفی ہو۔

درس ۷ مرکب تام

مرکبِ تام: الفاظ کی اس ترتیب کو کہتے ہیں جس سے پوری بات معلوم ہو جائے، اس مرکب کو "مرکب مفید" اور جملہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے: احمد عالم است، ساجد آمدہ است۔

جملہ کے تین ارکان ہوتے ہیں۔ (۱) مُسند الیہ (۲) مُسند (۳) رابطہ جیسے: ساجد نیک است (ساجد نیک ہے) اس جملے میں "ساجد" مُسند الیہ "نیک" مُسند اور "است" رابطہ ہے۔

رابطہ کبھی لفظ میں محذوف ہوتا ہے اور مسند و مسند الیہ کے معنوی تعلق ہی کو رابطہ مانا جاتا ہے، جیسے: حامد خواند (حامد نے پڑھا) حامد مسند الیہ، خواند مسند اور دونوں کے درمیان جو معنوی تعلق ہے وہی رابطہ ہے۔

اور جیسے: سالم می خواند (سالم پڑھتا ہے) اس مثال میں "سالم" مسند الیہ، "می خواند" "مُسند"، سالم اور "می خواند" کے درمیان جو تعلق ہے وہ رابطہ ہے۔

اب آسانی کے لیے مُسند الیہ، مُسند اور رابطہ کی تعریفیں بھی دیکھ لیں۔

مُسند الیہ : وہ کلمہ ہے جس کی طرف کسی چیز کی نسبت اس طرح کی جائے کہ مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو۔

مُسند : وہ کلمہ ہے جس کی نسبت کسی چیز کی طرف اس طرح کی جائے کہ مخاطب کو پورا فائدہ حاصل ہو۔

رابطہ: وہ کلمہ ہے جو مسند الیہ اور مسند کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لیے آتا ہے یا وہ معنوی ربط جو مسند الیہ اور مسند کے درمیان ہوتا ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ جملۂ خبریہ، جملۂ انشائیہ

جملۂ خبریہ : وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے جیسے: گل سرخ است (پھول سرخ ہے) درخت سبز است (درخت ہرا ہے) ہمہ مرداں عالم اند (سارے لوگ عالم ہیں)

جملۂ خبریہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ اسمیہ، فعلیہ

جملۂ اسمیہ: جو دو اسموں اور حرف ربط سے مل کر بنے، جیسے: ظہیر قاری است۔ (ظہیر قاری ہے)

جملۂ فعلیہ : جو فعل اور فاعل (یا نائب فاعل) یا فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر بنے جیسے خالد رفت (خالد گیا) خورشید کتاب را خواند (خورشید نے کتاب پڑھی) کتاب خواندہ شد (کتاب پڑھی گئی)

جملۂ انشائیہ : وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے، جیسے: بگو (کہہ)، برو (جا)، اے خالد، چیست (کیا ہے؟) کدام است (کون ہے؟)

جملۂ اسمیہ میں مسند الیہ کو "مبتدا" اور مسند کو "خبر" کہتے ہیں اور جملۂ فعلیہ میں مسند الیہ کو "فاعل" (یا نائب فاعل) اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اُطاق خواب تاریک است ۔ شبہاے تاریک خوف ناک اند ۔ نان گرم خوب است ۔ میوۂ پختہ ذائقہ دار است ۔ چشم گربہ روشن است ۔ شیرِ گاو مفید است ۔ خالد بیدار است ۔ نوشادر نجور است ۔ طاؤس گُرُسنہ است ۔ سیبِ کشمیر شیریں است ۔ ساجد دکتور است ۔ اکرم کشتی بان است ۔ دستمالِ فیروز کثیف است۔

فارسی بناؤ:

علما دین کے ستون ہیں ⊙ درخت پر خشک پتا نہیں ہے ⊙ اسٹیل کا چمچہ خوب صورت ہے ⊙ بگلا کی پرواز بلند ہے ⊙ ماہنامہ اشرفیہ ایک دینی رسالہ ہے ⊙ آسمان میں بادل نہیں ہے ⊙ یہ ہندوستانی کھلاڑی ہیں ⊙ وہ قینچی تیز ہے ⊙ قرآن، مقدّس کتاب ہے ⊙ وہ لوگ سیاست داں ہیں ⊙ یہ لوگ دین کے رہ نما ہیں ⊙ کالا کتّا پاگل ہے ⊙ بوڑھا شیر بیمار ہے۔

درس ۸

ضمیر

ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلّم، مخاطب اور اس غائب کے لیے بولا جائے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

اور ضمیر غائب جس اسم کی طرف لوٹے اسے ''مرجع'' کہتے ہیں جیسے: ناصر و رفیقانش خواندند۔ اس مثال میں ''ش'' ضمیر ہے اور ''ناصر'' مرجع۔

ضمیر کی دو قسمیں ہیں: **منفصل ، متّصل**

منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے پہلے والے لفظ سے الگ لکھی جائے۔ جیسے: کتابِ او، قلمِ تو، دواتِ من۔

متّصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے پہلے والے لفظ سے ملا کر لکھی جائے۔ جیسے: کتابش، قلمت، دواتم۔

فائدہ: ضمیر متصل جمع الگ لکھی جاتی ہے، جیسے: کتابِ شاں، قلمِ تاں، دوات ما۔

صیغے		واحد غائب	جمع غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ضمیر منفصل		او	اوشاں	ایشاں	تو	شما	من	ما
		وہ	وہ لوگ	یہ لوگ	تو	تم	میں	ہم

صیغے		واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ضمیر متصل		ش	شاں	ت	تاں	م	ما
		اس کا	ان کا	تیرا	تمھارا	میرا	ہمارا
		اس کی	ان کی	تیری	تمھاری	میری	ہماری
		اس کو	ان کو	تجھ کو	تم کو	مجھ کو	ہم کو

اردو میں ترجمہ کرو:

سگِ او خوب است ۔ گربہائے ایشاں اہلی اند ۔ خانۂ تو بعید است ۔ کتابہائے شما نو اند ۔ اردکِ من سپید است ۔ گوسفندانِ ما سیاہ اند ۔ برادرم نیک است ۔ خامۂ ما کجا است ۔ چشمت سرخ است ۔ مدرسہائے تاں قریب اند ۔ مویش دراز است ۔ پدرانِ شاں چگونہ اند۔

فارسی بناؤ:

اس کی گائے کالی ہے ۞ ان کے گھوڑے عربی ہیں ۞ تیری گھڑی جاپانی ہے ۞ تمھارے کمرے کیسے ہیں ۞ میرا نام خالد ہے ۞ ہمارے تالے اچھے ہیں ۞ میری ماں نمازی ہیں ۞ ہمارے لڑکے جوان ہیں ۞ تیری بیوی خوب صورت ہے ۞ تمھارا گھر کہاں ہے؟ ۞ اس کا ماموں وکیل ہے ۞ اس کے دادا عالم ہیں۔

درس ۹ حروفِ جر اور کلماتِ استفہام

حروفِ جر : وہ حروف ہیں جو فعل کے معنی کو اسم تک پہنچاتے ہیں اور یہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اس کو مجرور کہا جاتا ہے۔ بعض حروفِ جر یہ ہیں:

با	تا	بہ	را	بر	بہر	در	برائے	از
ساتھ	تک	سے، کو	کو	پر	واسطے	میں	کے لیے	سے

مثال : با من احمد است (میرے ساتھ احمد ہے) بہ برادرِ خود بدہ (اپنے بھائی کو دے) کتاب بر تخت است (کتاب تخت پر ہے) در خانہ چاکر است (گھر میں نوکر ہے) از مسجد تا مدرسہ (مسجد سے مدرسے تک) بہرِ خدا (خدا کے واسطے) ایں کار برائے من است (یہ کام میرے لیے ہے)

کلماتِ استفہام : وہ کلمات ہیں جو جملے میں سوال کے لیے استعمال ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں:

کہ	چوں	چہ	چگونہ	کجا	چند	کے	چرا	کدام	آیا
کون	کیسا	کیا	کیسا	کہاں	کتنا	کب	کیوں	کس، کون	کیا

اردو میں ترجمہ کرو :

با احمد کہ است ۔ آیا قرآن مجید بر تختِ جاوید است ۔ صندلی بزرگ کجا است ۔ از چریا کوٹ تا اعظم گڑھ چند میل است ۔ محمود در اُطاق است ۔ ایں خامہ برائے احمد است ۔ پیش شما کدام است ۔ ایں میوہ چگونہ است ۔ بہر جناب محمد مصطفےٰ ﷺ ۔ دریں بزم خالد چرا حاضر نیست ۔ عقبِ احمد کہ بود (پسِ احمد کہ بود)

فارسی بناؤ :

چھت پر کون ہے ⊙ ٹرین اسٹیشن پر ہے ⊙ وحید گھر میں ہے ⊙ شاہد کا لباس

کیسا ہے ⊙ تھیلے کی قیمت کتنی ہے ⊙ تمھارا بھائی کون ہے ⊙ مسجد سے مدرسے تک میدان ہے ⊙ پودینا کہاں ہے ⊙ اللہ کے واسطے۔

درس ۱۰ دن، مہینے، موسم

دن :

شنبہ	یک شنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہار شنبہ	پنج شنبہ	آدینہ
سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ

مہینے :

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الآخِر	جُمادَی الاُولیٰ	جُمادَی الآخِرہ
رجب	شعبان	رمضان	شوّال	ذی قعدہ	ذی الحجّہ

فارسی مہینوں کے نام :

فرَوَردِیں	اُردِی بہشت	خُرداد	تیر	مُرداد	شہرے وَر
مِہر	آبان	آذر	دَی	بَہمَن	اِسفِندار

انگریزی مہینوں کے فارسی تلفظ :

جنوری - ژَانْوِیَہ	فروری - فوریہ	مارچ - مارس
اپریل - آوریل	مئی - مِہ	جون - ژون
جولائی - ژوئیہ	اگست - آوت	ستمبر - ستامبر
اکتوبر - اکتوبر	نومبر - نویمبر	دسمبر - دیسمبر

موسم :

زَمستان : جاڑا، تَابِستان : گرمی، بَرشکال : برسات، پائیز : خزاں

اردو میں ترجمہ کرو :

وفاتِ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در ماہ شعبان است • ولادتِ رسولِ خدا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز دوشنبہ است ۔ برائے مسلمانان آدینہ روز تعطیل است ۔ ماہِ رمضان ماہِ بزرگ است ۔ برائے نصرانیاں یک شنبہ روز تعطیل است ۔ معراج نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در ماہِ رجب است ۔ لباس پشمی لبادۂ زمستاں است ۔ تابستاں موسم گرم است ۔ برشکال موسم خوش رنگ است ۔ دریں موسم تفرج صحراو سبزہ زار از لطف خالی نیست ۔ خرداد، نامِ ماہِ شمسی است کہ بہ ہندی تقریباً اساڑھ است۔

فارسی بناؤ :

اس سال رمضان کا مہینہ جاڑے میں ہے ◎ یہ گرمی کا موسم ہے ◎ برسات کا موسم اس کے بعد ہے ◎ جاڑا سردی کا موسم ہے ◎ گرمی کا موسم قیامت کا نمونہ ہے ◎ رمضان کے بعد شوال کا مہینہ ہے ◎ جمعہ ہفتے کی عید ہے ◎ سال کی ابتدا محرم سے ہے ◎ ذوالحجہ قربانی کا مہینہ ہے ◎ جنوری جاڑے کا مہینہ ہے ◎ جون کی گرمی سخت ہے۔

درس ۱۱ عَدد، مَعدود

عدد : گنتی کو کہتے ہیں اور جو چیز گنی جاتی ہے اسے معدود کہتے ہیں، جیسے : ہفت روپیہ میں، ”ہفت“ عدد ہے اور ”روپیہ معدود“۔

عدد پہلے اور معدود بعد میں لکھا جاتا ہے، ایسے ہی معدود ہمیشہ واحد ہوتا ہے اگرچہ عدد جمع ہو، جیسے : سہ میز، چہار صندلی، پنج قلم۔

عدد اور معدود سے مل کر بننے والے مرکب کو مرکب عددی کہا جاتا ہے، ترکیب میں عدد کو ”ممیّز“ اور معدود کو ”تمیز“ کہتے ہیں۔

عدد کی چار قسمیں ہیں اصلی، ترتیبی، کسری، توزیعی۔

عدد اصلی : یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نُہ، دہ، بست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد، نُود، صد، ہزار۔ یہ تمام اعداد اصلی ہیں۔

"یک" سے لے کر "نُہ" تک آحاد (اکائی) کہلاتے ہیں۔

دہ، بست، سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، ہشتاد اور نُود عشرات (دہائی) کہلاتے ہیں۔

اعداد اصلی کی باہمی ترکیب سے دیگر اعداد حاصل ہوتے ہیں۔

یازدہ سے نُوزدَہ تک کے اعداد مخصوص طریقے پر استعمال کرتے ہیں۔

جیسے یازدہ، دُوَازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ، ہیژدہ، نُوزدہ۔ ان میں آحاد عشرات سے پہلے آتے ہیں۔

بست سے صد تک آحاد کو عشرات کے بعد لاتے ہیں اور بیچ میں واوِ عطف استعمال کرتے ہیں، جیسے: بست و یک، سی و پنج، پنجاہ و شش، شصت و نُہ وغیرہ۔

عدد ترتیبی: عدد ترتیبی وہ ہے جو معدود کا مرتبہ یا درجہ بتائے۔

بنانے کا قاعدہ: اعداد اصلی کے بعد م، مِی یا مِیں جوڑ دیں، جیسے: یکم، یکمی، یکمیں۔ دوم، دومی، دومیں۔ سی و چہارم، سی و چہارمی، سی و چہارمیں وغیرہ۔

یکم اور یکمیں کے بدلے نُخُست اور اول واولین بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اعداد ترتیبی عموماً معدود کے بعد آتے ہیں، جیسے: روز دوم، مرد سومی، سال ہفتمیں۔

جب عدد ترتیبی "مِیں" کے ذریعے بناتے ہیں تو معدود کو عدد کے بعد لکھتے ہیں، جیسے: پنجمیں سال، دُہمیں ماہ وغیرہ۔

عدد کسری: عدد کسری وہ ہے جو عدد صحیح کے کسی ٹکڑے کو بتائے۔ مثلاً:

نیم یا نیمہ $\frac{1}{2}$، سہ یک $\frac{1}{3}$، چہار یک $\frac{1}{4}$، صد یک $\frac{1}{100}$، ہزار یک $\frac{1}{1000}$، سہ از بست و پنج $\frac{3}{25}$ شش از نوزدہ $\frac{6}{19}$۔

آج کل عدد کسری کو اس صورت میں بھی لکھتے ہیں۔

یک سوم $\frac{1}{3}$، یک چہارم $\frac{1}{4}$ یک صدم $\frac{1}{100}$۔

عدد توزیعی : وہ ہے جو معدود کو مساوی مقدار میں تقسیم کرے مثلاً: یک یک، پنج پنج، دہ دہ، صد صد، ہزار ہزار وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو :

این پنج کتاب است ۔ دو کتابِ احمد کجا است ۔ من از ہفت روز بیمار ہستم ۔ در فجر دو رکعت و در ظہر و عصر و عشا چہار چہار رکعت و در مغرب سہ رکعت فرض اند ۔ سنِ پدرم پنجاہ سال است ۔ یکم شوال عید الفطر است ۔ پانزدہم شعبان شب براءت است ۔ بست وہفتم رمضان شب قدر است ۔ قیمت این موتور، دو لک سی ہزار، پنج صد، بست ویک روپیہ است ۔ نزدِ سُلیمان دوازدہ ماشینِ دوخت اند۔

فارسی بناؤ :

میرے پاس دس کرسیاں ہیں ⊙ یہ ستر گلاس ہیں ⊙ وہ پچھتّر گھڑیاں ہیں ⊙ سر میں دو آنکھیں ہیں ⊙ میز پر پندرہ کتابیں ہیں ⊙ آج پہلی ربیع الاول ہے ⊙ اللہ کے رسول کی تاریخ پیدائش بارہویں ربیع الاول ہے ⊙ میرے بھائی کی عمر تیس سال ہے ⊙ بدر کے شہیدوں کی تعداد چودہ ہے ⊙ تیری کتاب کا نمبر ایک لاکھ چار ہزار آٹھ سو اکیاسی ہے ⊙ اس کی موٹر سائیکل کا نمبر اکیانوے ہزار چھ سو پچپن ہے ⊙ حضرت علی چوتھے خلیفہ ہیں ⊙ نسیمہ پانچویں درجے میں ہے۔

افعال

مصدر سے جو فعل نکلتے ہیں وہ چھ قسم کے ہوتے ہیں۔

ماضی، مضارع، حال، مستقبل، امر، نہی۔

ان میں سے ہر ایک کے چھ چھ صیغے بنیں گے، واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلّم، جمع متکلّم۔

صیغوں کی علامتیں

صیغہ	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
علامت	ت/ د	ند	ی	ید	م	یم
مثال	رفت / خورد	خوردند	خوردی	خوردید	خوردم	خوردیم

ہر فعل، معروف ہوگا یا مجہول، دونوں کی تعریفیں لکھی جارہی ہیں:

معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل (کرنے والا) ذکر کیا جائے جیسے محمود خواند (محمود نے پڑھا) اس مثال میں ''خواند'' فعل ہے اور اس کا فاعل ''محمود'' ہے۔

مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل ذکر نہ کیا جائے جیسے چوب بُریدہ شد (لکڑی کاٹی گئی) اس مثال میں فاعل ذکر نہیں کیا گیا۔

ان دونوں کے بنانے کے قاعدے آگے لکھے جائیں گے، فعل کی ایک دوسری تقسیم یہ ہے کہ فعل کبھی مثبت ہوتا ہے کبھی منفی۔

مثبت: جس فعل سے کسی کام کا کرنا یا ہونا معلوم ہو اسے فعلِ مثبت کہا جاتا ہے۔ جیسے زاہد نے لکھا (زاہد نوشت) محمود گیا (محمود رفت)۔

منفی: جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو اسے فعلِ منفی کہتے ہیں۔ جیسے زاہد نے نہیں لکھا (زاہد نہ نوشت) محمود نہیں گیا (محمود نہ رفت)۔

ماضی: وہ فعل ہے جس سے گزرا ہوا زمانہ (وقت) سمجھا جائے۔

فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، ماضی تمنائی۔

درس ۱۳ ماضی مطلق

ماضی مطلق: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے، اور یہ نہ معلوم ہو کہ اس کام کو ہوئے تھوڑا زمانہ گزرا یا زیادہ، جیسے احمد رفت، جاوید شنید۔

مصدر کا نون گرا کر اس سے پہلے والے حرف کا "زبر" ہٹادیں ماضی مطلق واحد غائب بن جائے گا۔ جیسے: رفتن سے رفت، شنیدن سے شنید، اور باقی صیغوں کے لیے آخر میں ان کی علامتیں ملادی جائیں گی، جیسے:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
رفت	رفتند	رفتی	رفتید	رفتم	رفتیم
وہ گیا	وہ گئے	تو گیا	تم گئے	میں گیا	ہم گئے

اردو میں ترجمہ کرو:

سعید نانِ گرم با تَرہ خورد ۔ او میوۂ پختہ از باغ آورد ۔ شکیل جُرّابِ کبود بخواہر داد۔ ما قرآن مجید خواندیم ۔ ہمہ زناں سورۂ نور خواندند ۔ چغۂ سفید چرا دریدی؟ ۔ او از مدرسہ بمسجد رفت ۔ استاد از شاگرد پرکار گرفت ۔ شما گربہ را چہ کردید؟ فِروختیم ۔ او ناگاہ بر زمین افتاد استخوانش شکست۔

فارسی بناؤ:

میں نے کتاب پڑھی ⊙ مدرسے کے لڑکوں نے نماز پڑھی ⊙ بہت دن گزرے احمد میرے پاس نہیں آیا ⊙ ہم نے انھیں سلام کیا ⊙ تمھارا اٹلس پھٹ گیا ⊙ تیرا بھائی کیوں ہنسا؟ ⊙ شریف کو ڈاکٹر نے دوا دی اور بیس روپے لیے ⊙ میں نے سیدھا راستہ پسند کیا ⊙ تم لوگوں نے ایک چمچہ خریدا ⊙ اس نے ٹھوکر کھائی اور گر پڑا۔

درس ۱۴

ماضی قریب

ماضی قریب: وہ فعل ہے جس سے قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے آخر میں "ہ است" لگا کر ماضی قریب بناتے ہیں جیسے کرد سے کردہ است، اس نے کیا ہے، اور باقی صیغوں میں علامتیں لگاتے ہیں، مثلاً

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
کردہ است	کردہ اند	کردہ ای	کردہ اید	کردہ ام	کردہ ایم
اس نے کیا ہے	انھوں نے کیا ہے	تونے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت قرآن مجید خواندہ است • آخوند تراچہ آموختہ است • زنان، دخترانِ خویش راارد و آموختہ اند • خیّاط راطلبیدہ ام • شمااز دکانِ آناں مقراض خریدہ اید • توآں دستمال راچرادریدہ ای؟ • فرّاشِ پُست، پاکت رادر صندوق پُست انداختہ است • مرکب خیلے غلیظ است • دراں آب ریختہ ام • حالا آبگی شدہ است •

فارسی بناؤ:

ہم نے ان کی باتیں سنی ہیں ⊙ میں نے تجھ کو تنخواہ دے دی ہے ⊙ تمھاری لڑکی نے روزہ رکھا ہے ⊙ تم سب نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے ⊙ وہ لڑکے بھاگ گئے ہیں ⊙ تم نے اپنے ماموں کو پہچان لیا ہے ⊙ خالد نے روٹی کھائی ہے ⊙ اس نے اپنی کرسیاں بیچ دی ہیں ⊙ کرتے کی آستین پھٹ گئی ہے ⊙ درزی نے کپڑا درست کردیا ہے۔

درس ۱۵

ماضی بعید

ماضی بعید: وہ فعل ہے جس سے دور کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔

ماضی مطلق واحد غائب کے آگے "ہ بود" اور باقی میں "بود" کے بعد ان صیغوں کی علامتیں بڑھا کر ماضی بعید بناتے ہیں، جیسے:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
پُرسیدہ بود	پرسیدہ بودند	پرسیدہ بودی	پرسیدہ بودید	پرسیدہ بودم	پرسیدہ بودیم
اس نے پوچھا تھا	انھوں نے پوچھا تھا	تو نے پوچھا تھا	تم نے پوچھا تھا	میں نے پوچھا تھا	ہم نے پوچھا تھا

اردو میں ترجمہ کرو:

او دیشب جامۂ کہنہ گدارا دادہ بود ۔ آناں در اطاق خواب گرفتہ بودند ۔ تو دِی روز شکار پرندگاں کردہ بودی ۔ احمد تلاوت قرآن مجید کردہ بود ۔ ما بر سقف خانہ نشستہ بودیم ۔ تو لبِ جو استادہ بودی ۔ شما از اعظم گڑھ تا فیض آباد بہ آتوبوس سفر کردہ بودید ۔ من بیرونِ خانہ رفتہ بودم ۔ ایشاں قلم شما بہ من دادہ بودند ۔ شما فنجان شاے بر میز نہادہ بودید۔

فارسی بناؤ:

وہ آگرہ بس سے گیا تھا ⊙ تو وہاں کیوں کھڑا تھا؟ ⊙ کل رات بچے نے پیالا زمین پر گرا دیا تھا ⊙ میں نے اس کو اپنا اٹلس دیا تھا ⊙ ایسا ہی تم نے بھی لکھا تھا ⊙ تم نے اس کو کیوں گالی دی تھی؟ ⊙ تو چھت کے کنارے کھڑا تھا ⊙ ہم نے شربت بنایا تھا ⊙ چشمہ میرے ہاتھ سے گر پڑا تھا ⊙ مرغے اور مرغیاں اڑی تھیں۔

درس ۱۶

ماضی استمراری

ماضی استمراری: وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں لگاتار کام کا ہونا سمجھا جائے اور کام نامکمل رہے، اس کا دوسرا نام ماضی ناتمام ہے۔

ماضی مطلق کے پہلے "می" یا "ہمی" لگادینے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے۔ جیسے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
می خورد	می خوردند	می خوردی	می خوردید	می خوردم	می خوردیم
وہ کھاتا تھا	وہ کھاتے تھے	تو کھاتا تھا	تم کھاتے تھے	میں کھاتا تھا	ہم کھاتے تھے

اردو میں ترجمہ کرو:

آں مرد تیر بہ مرغے می انداخت ● وہر بار آں مرغ می پرید ● دختراں بسوزن می دوختند ● ماشکار فیل می کردیم ● تو برائے حج بیت اللہ می رفتی ● من نجاری می کردم ● سلمہ دیگچی را بر دیگ دان می نہاد ● پسرِ دوستِ من شوکولات صرف می کرد ● شما از مغازہ، چمدان می خریدید ● طلبۂ جامعہ ہر سال برائے دیدنِ تاج محل بہ آگرہ می رفتند ●

فارسی بناؤ:

بکریاں میدان میں چرتی تھیں ⊙ آدھی رات کو چور نقب لگاتا تھا ⊙ صحابۂ کرام اسلام کے احکام پر عمل کرتے تھے ⊙ ہم دشمنوں سے جنگ کرتے تھے ⊙ تو خط لکھتا تھا ⊙ میں سوئی اور دھاگا بازار سے لاتا تھا ⊙ ہم کہتے تھے لیکن تم لوگ نہیں سنتے تھے ⊙ تم عربی پڑھتے تھے ⊙ تم لوگ بغداد جاتے تھے ⊙ میں مدینہ جاتا تھا ⊙ وہ اونٹ پر سوار ہوتا تھا اور گر جاتا تھا ⊙

درس ۱۷ ماضی احتمالی

ماضی احتمالی : وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کام کے اندر شک معلوم ہو، اس کا دوسرا نام ماضی شکی بھی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے "ہ باشد" لگا کر ماضی احتمالی بناتے ہیں، جیسے آمد سے آمدہ باشد (وہ آیا ہوگا)۔

صیغہ واحد غائب کے علاوہ باقی صیغوں کے لیے "باشد" کی دال گرا کر علامتیں لگا دی جاتی ہیں۔ جیسے:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلّم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہوں گے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	میں آیا ہوں گا	ہم آئے ہوں گے

اردو میں ترجمہ کرو :

تو ہنگام رفتن منصور را دیدہ باشی ۔ وقت نیم روز ظہیر در اطاق خفتہ باشد ۔ ساجد طفلک را در راہ جُستہ باشد ۔ من او را گاہے دیدہ باشم ۔ آفتاب بر آسمان ہنوز دمیدہ باشد ۔ شما قوس قُزح بر فلک دیدہ باشید ۔ ایشاں دی روز بر خانۂ من آمدہ باشند ۔ شاید شما انبہ خوردہ باشید ۔ آناں بگوشۂ صحرا رفتہ باشند ۔ ساجد ایں مُبل و قالی قشنگ از بازار آوردہ باشد۔

فارسی بناؤ :

چڑیا کو لڑکوں نے پنجرے میں پریشان کیا ہوگا ⊙ اس عورت نے دودھ میں پانی ملایا ہوگا ⊙ تو نے چوکھٹ پر سر جھکایا ہوگا ⊙ کبھی کبھی تم لوگ بھی ہنسے ہوگے ⊙ ساجد کے بھائی مسجد کی طرف گئے ہوں گے ⊙ تو شام کے وقت مدرسہ سے باہر نکلا ہوگا ⊙ تمھاری پیچش درست ہوگئی ہوگی ⊙ خالدہ نے مچھلیاں تلی ہوں گی ⊙ وہ چڑیا گھر گیا ہوگا ⊙ ہم نے کسی کو برا نہیں کہا ہوگا۔

درس ۱۸
ماضی تمنائی

ماضی تمنائی : وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کی آرزو پائی جائے، اس کا دوسرا نام ماضی شرطی ہے۔

ماضی مطلق کے آگے یائے مجہول (ے) زیادہ کرکے ماضی تمنائی بناتے ہیں، جیسے: "خورد" سے خوردے (وہ کھاتا) خوردندے (وہ سب کھاتے) خوردمے (میں کھاتا)

ہدایت : اس قاعدے کے تحت ماضی تمنائی کے صرف تین ہی صیغے آتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد متکلّم۔ باقی تین صیغوں: واحد حاضر، جمع حاضر، جمع متکلم، میں (ے) ادا کرنا دشوار ہے؛ اس لیے اس سے پہلے "کاش کہ" یا "اگر" لگا کر بناتے ہیں، "کاش کہ" سے آرزو اور تمنا کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور "اگر" سے شرط کے معنی۔

ماضی ناتمام کے صیغے بھی ماضی تمنائی کی جگہ آسکتے ہیں۔

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
خوردے	خوردندے	کاش کہ خوردی	کاش کہ خوردید	خوردمے	کاش کہ خوردیم
وہ کھاتا	وہ کھاتے	کاش کہ تو کھاتا	کاش کہ تم کھاتے	میں کھاتا	کاش کہ ہم کھاتے

اردو میں ترجمہ کرو :

شاہد چنیں کار نہ کردے پس پشیماں نہ شدے ۔ من امسال بہ سفر مکہ رفتمے و حج کعبہ کردمے ۔ مرد ماں گرد ما آمدندے و عذر گناہ کردندے ۔ کاش کہ ما قرآن مجید خواندیم ۔ کاش کہ شما خدائے تعالیٰ را پرستیدید ۔ کاش کہ تو غذائے صالح خوردی ۔ کاش کہ ما بہ رفیقانِ درسِ خود بہ دہلی رفتیم ۔ اگر اسلم محنت کردے در امتحان کامیاب شدے ۔ اگر آناں سبک مغز بودندے تذکرۂ خود گم کردندے ۔ اگر شما کفایت شعاری می کردید، یخ چال می خریدید ۔

فارسی بناؤ:

کاش وہ بازار سے میرے لیے ایک قلم لاتا ⊙ اگر ہم نیک کام کرتے تو خدا ہمیں بخش دیتا ⊙ اگر تم علم حاصل کرتے تو مشہور ہوتے ⊙ کاش کہ وہ ان کی بات سنتے ⊙ کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے والدین ایک فریج خریدتے ⊙ کاش تم لوگ خدا کے فرماں بردار ہوتے ⊙ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑتا تو وہ خوش ہوتے ⊙ کاش میں تاج محل دیکھنے جاتا ⊙ اگر میں نہ پڑھتا تو جاہل رہ جاتا ⊙ اگر تم اجمیر جاتے تو دہلی سے گزرتے ⊙

ماضی مجہول

ماضی مجہول : فعل مجہول کی تعریف درس نمبر (۱۲) میں گزر چکی۔ یہاں بنانے کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔

جس فعل کا مجہول بنانا ہو اس کے ماضی مطلق کے آخر میں "ہ" بڑھا کر مصدر "شدن" کا وہی فعل لگادیں مجہول بن جائے گا۔ جیسے: آموخت، پر "ہ" بڑھایا تو آموختہ ہوا اب اس کے بعد "شد" زیادہ کیا تو آموختہ شد ہو گیا۔ یہ ہوا ماضی مطلق مجہول کا صیغہ واحد غائب۔

ماضی قریب کے لیے "شدہ است" زیادہ کریں، جیسے: آموختہ شدہ است (وہ سیکھا گیا ہے۔یا۔ سکھایا گیا ہے)

ماضی بعید کے لیے "شدہ بود" زیادہ کریں جیسے: آموختہ شدہ بود (وہ سیکھا گیا تھا، یا سکھایا گیا تھا)

ماضی احتمالی یا ماضی شکی کے لیے "شدہ باشد" زیادہ کریں، جیسے: آموختہ شدہ باشد (وہ سیکھا گیا ہوگا، یا سکھایا گیا ہوگا)

ماضی ناتمام یا ماضی استمراری کے لیے "می شد" زیادہ کریں، جیسے: آموختہ می شد (وہ سیکھا جاتا تھا، یا سکھایا جاتا تھا)

ماضی تمنائی یا ماضی شرطی کے لیے "شدے" زیادہ کریں، جیسے: آموختہ شدے (کاش کہ وہ سیکھا جاتا، یا کاش کہ وہ سکھایا جاتا)

آسانی کے لیے ہر ایک کی گردانیں لکھ دی جاتی ہیں:

گردان افعال مجہول

افعال	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
ماضی مطلق	شناختہ شد	شناختہ شدند	شناختہ شدی	شناختہ شدید	شناختہ شدم	شناختہ شدیم
ماضی قریب	شناختہ شدہ است	شناختہ شدہ اند	شناختہ شدہ ای	شناختہ شدہ اید	شناختہ شدہ ام	شناختہ شدہ ایم
ماضی بعید	شناختہ شدہ بود	شناختہ شدہ بودند	شناختہ شدہ بودی	شناختہ شدہ بودید	شناختہ شدہ بودم	شناختہ شدہ بودیم
ماضی استمراری	شناختہ می شد	شناختہ می شدند	شناختہ می شدی	شناختہ می شدید	شناختہ می شدم	شناختہ می شدیم
ماضی احتمالی	شناختہ شدہ باشد	شناختہ شدہ باشند	شناختہ شدہ باشی	شناختہ شدہ باشید	شناختہ شدہ باشم	شناختہ شدہ باشیم
ماضی تمنائی	شناختہ شدے	شناختہ شدندے			شناختہ شدے	

اردو میں ترجمہ کرو:

مولانا اسلم ممتحن متعیّن کردہ شد ۔ ما تربیتِ تدریس دادہ شدیم ۔ طِفلانِ محنتی از استاد ستودہ شدہ اند ۔ دی شب بہ آنہا حکایت پیغمبراں شنیدہ شدہ بود ۔ گل از شاخ چیدہ شدہ است ۔ روغن سَرشَف از روغن فروش خریدہ شدہ بود ۔ علماے ہند در لبنان طلبیدہ

می شدند ۔ روزنامہا منتشر کردہ می شدند ۔ از مقاطعہ کار، مقاطعہ کردہ شدہ باشد ۔ ترۂ گوجۂ فرنگی بر میز داشتہ شدہ باشد ۔ مردم در، کشتہ شدے بہتر شدے ۔ آناں کامیاب شدندے پس از انعامات نواختہ شدندے ۔

فارسی بناؤ :

وہ قید خانے میں ڈالے گئے ⊙ سلمہ کی اوڑھنی خریدی گئی ⊙ ان سے ملازمت کی درخواست کی گئی ہے ⊙ بیمار عورت کو اسپتال بھیجا گیا ہے ⊙ راشدہ کی شادی شاہ نواز سے کی گئی تھی ⊙ بچوں کو چیچک کا ٹیکا لگایا گیا تھا ⊙ میں ستایا جاتا تھا ⊙ ہمارے وطن میں کتب خانے قائم کیے جاتے تھے ⊙ یہ بچے مدرسے میں تعلیم دیے گئے ہوں گے ⊙ کچھوا لوہے سے مارا گیا ہوگا ⊙ بندوق چلائی گئی ہوتی تو گھڑیال مر گیا ہوتا ⊙ میرا خون دین کی راہ میں بہایا جاتا ⊙

درس ۲۰ — فعلِ مضارع

مضارع : وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ اور آنے والا زمانہ دونوں پایا جائے۔

بنانے کا قاعدہ : علامت مصدر "دن" یا "تن" گرانے کے بعد "شرف آموزی سخن" کے گیارہ حرفوں میں سے جو حرف باقی رہے اسے حذف کر کے یا بدل کر یا کوئی حرف زیادہ کر کے یا سالم رکھ کر علامت مضارع "د" بڑھا دیں مضارع بن جائے گا۔

شمار	مصدر	بعد حذف 'دن' یا 'تن'	قاعدہ	بعد قاعدہ	مضارع
۱	ترسیدن	ترسی	حذف	ترس	ترسد
۲	رفتن	رف	بدلنا	رو	رود
۳	زدن	ز	زیادتی	زن	زند
۴	خوردن	خور	سالم	خور	خورد

آسانی کے لیے اتنی بات ضرور یاد رکھیں کہ فعل مضارع صیغہ واحد غائب کے آخر میں "دال" ساکن ہوتی ہے اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہوتا ہے، باقی پانچ صیغوں میں ان کی علامتیں لگائی جاتی ہیں جیسے: رفتن مصدر سے فعلِ مضارع "رَوَد" ہوگا اور باقی صیغے اس طرح ہوں گے۔ رَوَند، رَوی، رَوید، رَوم، رَویم۔

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر میں "ہ شود" بڑھا دیا جائے، جیسے: "نوشت" سے نوشتہ شود"۔ یہ ہوا مضارع مجہول کا صیغہ واحد غائب اور باقی صیغے بنانے کے لیے ان صیغوں کی علامتیں لگا دی جائیں گی، جیسے: نوشتہ شوند، نوشتہ شوی، نوشتہ شوید، نوشتہ شوم، نوشتہ شویم۔

مضارع معروف و مجہول کے شروع میں "نہ" لگا دینے سے مضارع منفی بن جاتا ہے جیسے: رَوَد سے نَرود (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا یا نہ جائے) اور نوشتہ شود سے نہ نوشتہ شود (وہ نہیں لکھا جاتا ہے، یا نہیں لکھا جائے گا، یا نہ لکھا جائے)۔

اردو میں ترجمہ کرو:

احمد با دوست و دشمن ابرو کشادہ دارد ۔ متعلماں از آموزگار علم و ہنر آموزند ۔ تو چرا غم زدہ را آزاری ۔ شما در زمرۂ علما آمیختہ شوید ۔ ما دروغ نہ گوییم ۔ تو در محفل شرفانہ آروغی ۔ بادیان آں خورد کہ معدۂ خرابی دارد ۔ نُخود در ہمہ خانہ خوردہ شود ۔ بطفیل رسول خدا ما بخشیدہ شویم ۔ ریحانہ بر رُخِ خود نقاب اندازد ۔

فارسی بناؤ:

ہم اپنا کام خود کریں ⊙ میں کبوتر نہیں اڑاؤں گا ⊙ وہ لوگ امتحان کی فیس ادا کریں ⊙ محمود استاذ کے سامنے کھڑا کیا جائے ⊙ تم نہ ستائے جاؤ ⊙ سالم آج بدایۃ الصرف شروع کرے گا ⊙ وہ ہمیں پریشان کرتا ہے ⊙ خالق دو جہاں مسلمانوں پر کرم کرے گا ⊙ میں جھنڈا بلند کروں ⊙ گوالا دودھ سے مکھن نکالے ⊙ ساجد ریشمی کپڑے پر پانی نہ ٹپکائے۔

درس ۲۱ فعلِ حال

حال : وہ فعل ہے جس سے زمانۂ موجودہ میں کوئی کام سمجھا جائے۔
مضارع سے پہلے "می" یا "ہمی" لگانے سے فعل حال بنتا ہے جیسے: می بخشد/ ہمی بخشد، وہ بخشتا ہے، یہ ہوا حال معروف بنانے کا طریقہ۔
اور حال مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق پر "ہ" لگاکر "می شود" یا "ہمی شود" کی گردان بڑھائیں، جیسے: گفتہ می شود/گفتہ ہمی شود (وہ کہا جاتا ہے) می یا ہمی پر "نہ" داخل کردینے سے حال منفی بن جاتا ہے، جیسے: نمی گوید (وہ نہیں کہتا ہے)۔ گفتہ نمی شود (وہ نہیں کہا جاتا ہے)۔

گردان فعل حال معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
می گوید	می گویند	می گوئی	می گوئید	می گویم	می گوئیم
وہ کہتا ہے	وہ کہتے ہیں	تو کہتا ہے	تم کہتے ہو	میں کہتا ہوں	ہم کہتے ہیں

گردان فعل حال مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتہ می شود	گفتہ می شوند	گفتہ می شوی	گفتہ می شوید	گفتہ می شوم	گفتہ می شویم
وہ کہا جاتا ہے	وہ کہے جاتے ہیں	تو کہا جاتا ہے	تم کہے جاتے ہو	میں کہا جاتا ہوں	ہم کہے جاتے ہیں

اردو میں ترجمہ کرو :

انور در رُود غسل می کند • دختران، غذا تہیہ می نمایند • تو بر لوحِ حجرچہ می نویسی • من ہمہ شب سُرفہ می کنم و سرم درد می کند، حالم خوب نیست • قلم زر چک بر لباس افتد و می

سوزد • بروز عید لباسِ نو پوشانیده می شود • و بر مسکیناں مال صدقہ کردہ می شود • خوردن آبِ شور خیلے ضرر می رساند • قمیص چرکیں بہ صابون شستہ می شود • طفلاں در مدرسہ دست نمی زنند • طیور بر شاخہائے درختاں نغمہ پردازی می کنند •

فارسی بناؤ :

شاہد میرے واسطے ہولڈر خریدتا ہے ⊙ کوئلا کان سے نکلتا ہے ⊙ اخروٹ کھائے جاتے ہیں ⊙ ہم انگور اور ناسپاتی نہیں بیچتے ہیں ⊙ احمد کا لڑکا میڈیکل کالج میں پڑھتا ہے ⊙ تم لوگ مدرسہ عربیہ میں پڑھتے ہو ⊙ مدرسوں میں اخلاق سنوارے جاتے ہیں ⊙ اخلاق بگاڑنے والی کتابیں نہیں پڑھائی جاتیں ⊙ طلبہ مشقی بزم کرتے ہیں اور اچھے مقرر بنتے ہیں ⊙ محنتی طلبہ پڑھنے سے جان نہیں چراتے ⊙

فعلِ مستقبل

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جس سے آنے والے زمانے میں کوئی کام سمجھا جائے۔

ماضی مطلق کے شروع میں ”خواہد“ کی گردان لگا دینے سے **فعل مستقبل** بن جاتا ہے، جیسے:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
خواہد کرد	خواہند کرد	خواہی کرد	خواہید کرد	خواہم کرد	خواہیم کرد
وہ کرے گا	وہ کریں گے	تو کرے گا	تم کروگے	میں کروں گا	ہم کریں گے

اور مجہول بنانے کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں ”ہ“ زیادہ کر کے ”خواہد شد“ کی گردان زیادہ کریں گے، جیسے:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
کردہ خواہد شد	کردہ خواہند شد	کردہ خواہی شد	کردہ خواہید شد	کردہ خواہم شد	کردہ خواہیم شد
وہ کیا جائے گا	وہ کیے جائیں گے	تو کیا جائے گا	تم کیے جاؤ گے	میں کیا جاؤں گا	ہم کیے جائیں گے

اور منفی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ معروف کے صیغوں میں خواہد کی گردان پر ''ن''
لگادیں گے جیسے: نخواہد کرد، نخواہند کرد وغیرہ۔
اور مجہول کے صیغوں میں اصل فعل پر ''ن'' لگائیں گے جیسے: نکردہ خواہد شد،
نکردہ خواہند شد وغیرہ۔

اردو میں ترجمہ کرو:

شوکت امسال برائے حج بمکہ خواہد رفت ۔ موسم باراں زود خواہد آمد ۔ من پرچمِ اسلامی خواہم افراخت ۔ امسال باراں کم کم خواہد بارید ۔ بوقت شام تُرُب نہ خوردہ خواہد شد ۔ بعد نماز فجر بہ تخم مرغ صبحانہ خواہیم کرد ۔ طلبہ زبان پارسی خواہند آموخت ۔ بعد عصر، عصرانہ خوردہ خواہد شد ۔ امروز بامیا نخوردہ خواہد شد ۔ من فردا قُرع خواہم پخت ۔ امید است کہ او پس فردا از نواخانہ رہائی خواہد یافت ۔

فارسی بناؤ:

مہمانوں کا اسٹیشن پر استقبال کیا جائے گا ⊙ وہ ہماری تنخواہ بڑھائے گا ⊙ سردارِ انبیا مسلمانوں کی شفاعت کریں گے ⊙ لڑکے تھیٹر میں نہیں جائیں گے ⊙ تم سے کتاب کی قیمت کیوں نہیں لی جائے گی؟ ⊙ بندر کا پھیپھڑا نکالا جائے گا ⊙ سجدے میں پاؤں کی انگلیاں نہیں اٹھائی جائیں گی ⊙ جاڑے میں موزے اور دستانے پہنے جائیں گے ⊙ تو تھرمامیٹر کیوں پھینکے گا ⊙ میں کل بغداد شریف ٹیلیفون کروں گا ⊙ اور اپنے بھائی سے بات کروں گا ⊙

درس ۲۳
فعلِ امر، فعلِ نہی

فعل امر: جس فعل میں کسی کام کا حکم دیا جائے اسے فعل امر کہا جاتا ہے، جیسے: کہہ، پڑھ، بیٹھ، فارسی میں اس طرح کہیں گے: گو، خواں، نشیں۔

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع واحد حاضر سے (یاے معروف) "ی" دور کردی جائے، امر کا صیغہ واحد حاضر بن جائے گا، جیسے: خواندن مصدر سے مضارع "خوانَد" ہوگا اور مضارع واحد حاضر کا صیغہ "خوانی" ہوگا، اب آخر سے "ی" دور کردیں "خواں" ہوجائے گا، یہ ہوگیا امر کا صیغہ واحد حاضر۔

عام طور سے امر کے صیغوں کے شروع میں "ب" داخل کردیتے ہیں۔ جیسے: بگو (توکہ) بنویس (تولکھ) بخواں (توپڑھ)۔ جمع حاضر کے لیے اس کی علامت "ید" لگادیں گے جیسے: بنویسید، تم لوگ لکھو۔

امر کے صرف دو صیغے (واحد حاضر اور جمع حاضر) آتے ہیں، باقی صیغوں میں امر کے معنی پیدا کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں "باید کہ" لگادیتے ہیں یا صرف "ب" داخل کرتے ہیں۔

امر مجہول کے لیے ماضی مطلق کے آخر میں "ہ" لگاکر "شود" کی گردان زیادہ کریں اور غائب و متکلّم کے صیغوں کے شروع میں "باید کہ" یا "ب" بڑھادیں۔

جس فعل پر "ب" داخل ہواگر اس کے پہلے حرف پر پیش ہے تو "ب" پر بھی پیش پڑھیں اور اگر پیش نہ ہو تو زیر پڑھیں، اور اسم پر داخل ہو تو زبر پڑھیں۔

گردان امر معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
باید کہ نویسد	باید کہ نویسند	بنویس	بنویسید	باید کہ نویسم	باید کہ نویسیم
چاہیے کہ وہ لکھے	چاہیے کہ وہ لکھیں	تو لکھ	تم لکھو	چاہیے کہ میں لکھوں	چاہیے کہ ہم لکھیں

گردان امر مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
باید کہ نوشتہ شود	باید کہ نوشتہ شوند	نوشتہ شو	نوشتہ شوید	باید کہ نوشتہ شوم	باید کہ نوشتہ شویم
چاہیے کہ وہ لکھا جائے	چاہیے کہ وہ لکھے جائیں	تو لکھا جائے	تم لکھے جاؤ	چاہیے کہ میں لکھا جاؤں	چاہیے کہ ہم لکھے جائیں

نہی : جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم ہو، جیسے: مگو (مت کہہ) مخواں (مت پڑھ)۔

امر واحد حاضر اور جمع حاضر کے صیغوں میں بجائے "ب" کے "م" لگا کر نہی معروف بناتے ہیں، باقی صیغوں میں "باید کہ" کے بعد "ن" زیادہ کرتے ہیں۔

اور نہی حاضر مجہول بنانے کے لیے ماضی مطلق معروف کے آخر میں "ہ مشو" اور "ہ مشوید" زیادہ کر دیا جائے، جیسے: کردہ مشو، کردہ مشوید۔

اور غائب و متکلّم مجہول کے لیے مضارع منفی مجہول کے شروع میں "باید کہ" بڑھا دیا جائے، جیسے: باید کہ نہ کردہ شود۔

گردان نہی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
باید کہ نکند	باید کہ نکنند	مکن	مکنید	باید کہ نکنم	باید کہ نکنیم
چاہیے کہ وہ نہ کرے	چاہیے کہ وہ نہ کریں	تو نہ کر	تم نہ کرو	چاہیے کہ میں نہ کروں	چاہیے کہ ہم نہ کریں

گردان نہی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
باید کہ نہ کردہ شود	باید کہ نہ کردہ شوند	کردہ مشو	کردہ مشوید	باید کہ نہ کردہ شوم	باید کہ نہ کردہ شویم
چاہیے کہ وہ نہ کیا جائے	چاہیے کہ وہ نہ کیے جائیں	تو نہ کیا جا	تم نہ کیے جاؤ	چاہیے کہ میں نہ کیا جاؤں	چاہیے کہ ہم نہ کیے جائیں

اردو میں ترجمہ کرو:

کسے را دشنام مدہید ۔ در بازار ہرزہ مگردید ۔ مرکب تو خیلے غلیظ است قدرے آب بریز ۔ جناب آغا! قلم تراشم گم شد، از ہم درسِ خود بگیر ۔ باید کہ محمود ستودہ شود ۔ باید کہ ما بابانک رویم ۔ باید کہ کودکاں بہ بزرگاں سلام کنند ۔ شرارت مکن تا سزا نہ دادہ شوی ۔ بہ دروسِ خود محنت کنید تا جائزہا دادہ شوید ۔ اے طالبِ دنیا! راہِ بد مگیر ۔ رزق حرام مخور کہ دل را سیاہ می کند ۔ آشفتہ مشوید ۔

فارسی بناؤ:

سچائی کا راستہ اختیار کر ⊙ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کر ⊙ پاکٹ ماروں سے ہوشیار رہو ⊙ بَنیا سے کوئی چیز ادھار مت خریدو ⊙ ہم اسلامی تقریبات میں شرکت کریں ⊙ وہ بِرنی (بِھڑ) کے چھتے کو نہ جلائیں ⊙ تم دار العلوم میں استاذ مقرر کیے جاؤ ⊙ انھیں عدالت میں نہ بھیجا جائے ⊙ تم لوگوں کو فضیلت کی سند دی جائے ⊙ تعلیم کے زمانے میں خوب محنت کرو ⊙ کسی کو نہ ستاؤ ⊙

درس ۲۴ فعلِ منفی

فعلِ منفی : اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ جس فعل سے کسی کام کا نہ ہونا یا نہ کرنا معلوم ہو، اسے فعل منفی کہا جاتا ہے۔ جیسے: انور نہیں گیا۔ (انور نرفت) شاہد نہیں کھائے گا۔ (شاہد نخواہد خورد)

کسی بھی فعل کے شروع میں ''ن'' زیادہ کردیا جائے تو فعل منفی بن جائے گا، جیسے: نپسندید (اس نے نہیں پسند کیا) اگر کسی فعل کا پہلا حرف ''الف'' ہو تو اس وقت ''ن'' اور ''الف'' کے درمیان ''ی'' کا اضافہ ہو گا جیسے: آموخت سے نیاموخت (اس نے نہیں سیکھا)

اردو میں ترجمہ کرو :

اگر آنہا چشم می داشتند اصلاً در چاہ نمی افتادند ۔ پدرِ مادرِ شکیل بہ دستگاہ نہ رفت ۔ کَبک و دُرّاج و حَمام، کُشنیز و میخک و قاقُلہ نخوردہ باشند ۔ رئیس دانش کدہ در دفتر نہ نشستہ بود ۔ تو خواہرزادۂ خود را نمی شناختی ۔ من خوش دامنِ خود را نیازاریدم ۔ زوج خواہر، حامد را علم فقہ و علم حدیث آموختے ۔ ساعت بغلی حرکت نمی کرد ۔ رادیو نہ شنیدہ شدہ باشد ۔ کس از رفیقانِ درسِ من ناکام نبودے ۔

فارسی بناؤ :

ڈاکٹر نے مریض کو انجکشن نہیں لگایا ⊙ عطار نے کل دوا نہیں دی ⊙ طالب علم محنت سے نہیں گھبراتے ہیں ⊙ وہ نازیبا حرکت سے پرہیز نہیں کرتا ہے ⊙ کیا آفتاب کل نہیں دِکھائی دیا ہوگا؟ ⊙ رات کا چور نہ پہچانا گیا ⊙ بکری اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتی تھی ⊙ لڑکیاں فحش گوئی نہیں کرتی ہیں ⊙ میں نے کسی کو برا نہیں کہا ہے ⊙ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیں گے ⊙

درس ۲۵

بیان مشتق

مُشتق : وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے بنا ہو، اس کی مشہور چھ قسمیں ہیں۔

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل

(۴) اسم ظرف (۵) اسم آلہ (۶) حاصل مصدر

اسم فاعل : وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے والے کو بتائے، اسم فاعل کی دو قسمیں ہیں: ۱- قیاسی ۲- سماعی۔

اسم فاعل قیاسی: وہ ہے جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر ہو۔

امر کے آخر میں زیر دے کر ''ندہ'' بڑھادیں تو اسم فاعل کا صیغۂ واحد بن جائے گا اور ''ندگان'' زیادہ کردیں تو جمع کا صیغہ بن جائے گا، جیسے آشامیدن مصدر سے فعلِ امر ''آشام'' ہوگا، اب اسی پر ''ندہ'' بڑھادیں تو'' آشامندہ'' ہوجائے گا، یہ ہوگیا اسم فاعل کا صیغۂ واحد اور اگر ''ندہ'' کی جگہ ''ندگان'' لگادیں تو '' آشامندگان'' ہوجائے گا، یہ ہوگیا اس فاعل کا صیغہ جمع، ترجمہ اس طرح کریں گے ، آشامندہ (پینے والا) ، آشامندگان (پینے والے)۔

اسم فاعل سماعی: وہ ہے جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہ ہو۔

اس کا دار و مدار سننے پر ہے، اہل زبان سے جیسا سنا گیا ویسا ہی استعمال کرلیا گیا، اسم فاعل سماعی کو اسم فاعل ترکیبی اور صفت مُشَبَّہ بھی کہا جاتا ہے۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے اسم فاعل سماعی بنالیے جاتے ہیں۔

امر حاضر کے آخر میں ''الف'' لگا دیتے ہیں جیسے: داں سے ''دانا'' اور کبھی ''گار'' بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: ''پرہیز'' سے ''پرہیزگار'' (پرہیز کرنے والا) اور کبھی ''ہ''

زیادہ کرتے ہیں جیسے: "استر" سے "استرہ" (مونڈنے والا)۔

درج ذیل الفاظ بھی اسم کے آخر میں داخل ہوکر معنی فاعلی پیدا کرتے ہیں۔ جیسے: "گر" (آہن گر) "مند" (ہوش مند) "ور" (ہنرور) "ناک" (غم ناک) "بان" (مہربان) "ار" (خریدار) "سار" (شرم سار) "یار" (ہوش یار) "مندہ" (شرمندہ) "وار" (امیدوار) "گیں" (شرگیں) "یاے معروف" (لشکری)۔

اسم فاعل سماعی کے بھی دو صیغے آتے ہیں۔ ایک واحد۔ دوسرا جمع، جیسے: پرہیز گار (واحد) پرہیز گاراں (جمع)۔

اردو میں ترجمہ کرو:

خدا آفرینندۂ ہمہ خلق است ۔ خرِبار بربہِ از انسان مردم در ۔ رسولِ ما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کنندہ اند ۔ لشکری خادمِ سلطان می باشد ۔ عقل مند آں است کہ ہمہ کارہا درست کند ۔ خداے تعالیٰ مددگار است ۔ نیکی کنندہ از بد کنندہ بہتر است ۔ خوابندہ زیاں کنندہ است ۔ مار حیوانے زہرناک است ۔ ما پرستار خدا ایم ۔ کافراں بت پرست اند ۔ با بازی گراں بازی مکن ۔

فارسی بناؤ:

والدین کی خدمت کرنے والا کامیاب ہوتا ہے ⊙ پیدا کرنے والا روزی بھی دیتا ہے ⊙ بھینس اور بکری چرنے والے جانور ہیں ⊙ فتنہ برپا کرنے والا نیکوں میں شمار نہیں کیا جاتا ⊙ علم دین سیکھنے والا خدا کا مقبول بندہ ہے ⊙ ہم جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں ⊙ سستی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے ⊙ پڑھنے والے اور کھیلنے والے برابر نہیں ⊙ بھیک مانگنے والا لوگوں کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے ⊙ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کرنے والے ہیں ⊙

درس ۲۶

اسم مفعول

اسم مفعول : وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو، اسم فاعل کی طرح اس کی بھی دو قسمیں ہیں، قیاسی اور سماعی۔

اسم مفعول قیاسی : وہ ہے جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر ہو۔

بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب پر ''ہ'' بڑھا دیا جائے تو اسم مفعول کا صیغہ واحد بن جائے گا۔ جیسے: پخت سے ''پختہ'' (پکا ہوا) اور اگر ماضی مطلق کے آخر میں بجائے ''ہ'' کے ''گان'' بڑھا دیا جائے تو جمع کا صیغہ بن جائے گا جیسے: آموخت سے ''آموختگاں'' (سیکھے ہوئے) اور کبھی ''ہا'' بھی زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: آفرید سے آفریدہا (پیدا کیے ہوئے)

اسم مفعول سماعی : وہ ہے جس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہ ہو۔

عام طور پر درج ذیل طریقوں سے اسم مفعول سماعی بنالیتے ہیں:

- کبھی امر حاضر کے آخر میں ''الف مفعولی'' لگا دیتے ہیں۔ جیسے ''پذیر'' سے ''پذیرا'' (قبول کیا ہوا)
- کبھی امر حاضر اور ماضی مطلق سے پہلے اسم نکرہ لگا دیتے ہیں، جیسے: مصلحت آمیز اور نیم برشت۔
- کبھی ماضی کے آخر میں ''ار'' لگانے سے جیسے: گرفت سے گرفتار (پکڑا ہوا)

اردو میں ترجمہ کرو :

شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ ۔ افسردہ دلے افسردہ کند انجمنے را ۔ از ظرف شکستہ صدائے برنمی آید ۔ قزاقاں چوں میوہ ہائے تر و تازہ دیدند و باغباں را خفتہ یافتند، دست تاراج کشادہ بے باکانہ میوہ ہائے رسیدہ و شیریں رامی خوردند ۔ وآں چہ نورس و ترش بود بہ خیابانہا می انداختند ۔ دریں بین باغباں بیدار شد، ایشاں رادیدہ بخود گفت مرا باید کہ بتدبیرو

حیلہ ایشاں رامقاومت نمایم ۔

فارسی بناؤ:

آدھا پکا ہوا انڈا فائدہ مند ہوتا ہے ⊙ مرغے کا گوشت بھنا ہوا نہیں تھا ⊙ راستے میں گرا ہوا سامان مت اٹھاؤ ⊙ جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو ⊙ سانپ کا کاٹا (ہوا) سوئے بچھو کا کاٹا (ہوا) روئے ⊙ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا ⊙ پڑھا ہوا سبق یاد کرو ⊙ عالم کے لڑکے نے بہت سی پھٹی پرانی کتابیں جمع کر رکھی ہیں ⊙ میرا لکھا ہوا سب لوگ پڑھتے ہیں ⊙ رسول، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہوتے ہیں ⊙ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں ⊙

درس ۲۷ اسم تفضیل ، اسم ظرف

اسم تفضیل: وہ اسم مشتق ہے جس سے اسم فاعل کے اندر معنی کی زیادتی معلوم ہو۔

اسم تفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم فاعل کے آخر میں "تر" لگا دیں، اسم تفضیل کا صیغہ واحد بن جائے گا، جیسے: "پرندہ" سے "پرندہ تر" (زیادہ اڑنے والا) اور جمع کا صیغہ بنانے کے لیے اسم تفضیل صیغۂ واحد پر "ان" بڑھا دیں، جیسے: "پرندہ تر" سے "پرندہ تراں" (زیادہ اڑنے والے)۔

اور کبھی اسم فاعل کے شروع میں "بسیار" لگاتے ہیں، جیسے: "بسیار خوابندہ" (زیادہ سونے والا)

اسم ظرف: وہ اسم مشتق ہے جس سے کسی کام کی جگہ یا وقت معلوم ہو، جس سے جگہ معلوم ہو اس کو ظرف مکان اور جس سے وقت معلوم ہو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں، جیسے: آرام گاہ (آرام کی جگہ، یا آرام کا وقت)۔

بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے بعد "کدہ"، "لاخ"، "ستان"، "زار" بڑھا دیا جائے، جیسے: آتش کدہ، (آگ کی جگہ) سنگلاخ (پتھریلی زمین) بوستان، (خوشبو کی جگہ)

چمن زار (باغ)۔

کبھی مصدر کے آخر میں ''گاہ'' لگا دیتے ہیں، جیسے: ''خواندن گاہ'' (پڑھنے کی جگہ، یا پڑھنے کا وقت)۔

کبھی ماضی مطلق کے آخر میں بڑھا دیتے ہیں، جیسے: نشست گاہ (بیٹھنے کی جگہ)۔

کبھی حاصل مصدر کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے: دانش گاہ (علم کی جگہ)۔

''گاہ'' کا ترجمہ وقت اور جگہ دونوں کیا جاتا ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

برادر او، خنداں تراست ۔ کبوتراں پرندہ تراں اند ۔ ماجد و ساجد بسیار خوابندگاں اند ۔ مدرسۂ من چمن زار جنت است ۔ در گلستاں گلہا می بویند ۔ از درس گاہِ اسلامی علما و حفاظ تہیہ کردہ می شوند ۔ ابراہیم علیہ السلام را در آتش کدہ انداختہ شدہ بود ۔ صبح گاہ از بستر برخیز و نماز فجر ادا کن ۔ شبان گاہ، طالبان خواندۂ دانش گاہ یاد می کنند ۔ زمینِ اتر پردیش قدرے ہموار است و قدرے سنگلاخ ۔ طفلانِ نیک، بامداداں صبحانہ کردہ بہ دبستان خود می روند ۔ و رئیس دبستاں را سلام کردہ بہ کتاب مشغول شوند ۔

فارسی بناؤ:

عید گاہ میں عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز ادا کی جاتی ہے ⊙ مندر ہندوؤں کے پوجا کرنے کی جگہ ہے ⊙ گدھ بہت اوپر اڑنے والا پرندہ ہے ⊙ سانپ بہت زہریلا جانور ہے ⊙ جب صبح کے وقت پرندے چہچہاتے ہیں تو بھلا معلوم ہوتا ہے ⊙ پاگل خانے کو فارسی میں ''تیارستان'' کہتے ہیں ⊙ یہ ڈاکٹر فنِ جراحی میں بہت ہوشیار ہے ⊙ مسلمان قرآن سے بہت محبت رکھتے ہیں ⊙ لیکن اس پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں ⊙ سونے کے وقت درود شریف پڑھنا بہتر ہے ⊙ اللہ تعالیٰ کی یاد ہر جگہ اور ہر وقت کرنی چاہیے ⊙ مال داروں کے محلات عیش و عشرت کی جگہیں ہیں ⊙

درس ۲۸ اسم آلہ ، حاصل مصدر

اسم آلہ : وہ اسم مشتق ہے جس سے کوئی اوزار سمجھ میں آئے۔
اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں، عام طور پر درج ذیل طریقوں سے بنالیا جاتا ہے۔
فعل امر صیغہ واحد حاضر کے شروع میں کوئی اسم لگا دیتے ہیں۔ جیسے: تراشیدن مصدر سے امر حاضر کا صیغہ "تراش" ہوا، اب اس سے پہلے اسم "قلم" بڑھا دیا گیا "قلم تراش" ہو گیا یہ صورت اسم آلہ کی بن گئی۔ اب "قلم تراش" کا ترجمہ کریں گے قلم بنانے کا اوزار، یعنی "چاقو" ایسے ہی "سرپوش" (ڈھکنا) "آتش گیر" (چمٹا) "رومال" (رومال) وغیرہ اسم آلہ ہیں۔
اور کبھی امر واحد حاضر کے صیغہ کے آخر میں "ہ" زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے کوفتن مصدر سے فعل امر واحد حاضر "کوب" ہے، اس پر "ہ" بڑھا دیا گیا تو "کوبہ" اسم آلہ ہو گیا۔ اس کا ترجمہ ہو گیا، کوٹنے کا اوزار یعنی "مونگری"، "استرہ" (مونڈنے کا اوزار) وغیرہ۔
حاصل مصدر : وہ اسم مشتق ہے جس سے مصدر کا نتیجہ اور خلاصہ معلوم ہو، اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں، حاصل مصدر سب کے سب سماعی ہوتے ہیں چند قاعدے لکھے جاتے ہیں انھیں یاد کر لینا چاہیے۔

- امر پر "ش" بڑھانے سے جیسے دانش (سمجھ)
- صیغۂ امر حاضر ہی حاصل مصدر کا معنی دیتا ہے جیسے: دُرُخش، (چمک)
- کبھی ماضی مطلق کا صیغہ حاصل مصدر کا معنی پیدا کرتا ہے جیسے: گفت، داد۔
- کبھی امر حاضر کے آخر میں "اک" زیادہ کرنے سے جیسے: پوشاک، خوراک۔
- کبھی اسم کے آگے "امر" بڑھانے سے جیسے: دسترس، خوں ریز۔
- ماضی مطلق اور امر کے ملنے سے، جیسے: گفتگو، جستجو۔

• ماضی مطلق کے آخر میں ''ار'' بڑھانے سے، جیسے: گفتار، رفتار، دیدار۔

اردو میں ترجمہ کرو:

دلاک موے سر را از استرہ خواہد استرد • احمد دستمال را از کانپور خرید • بر تابہ نان پختہ می شود • حرارت پیما را بہ زبان انگلیشی تھرما میٹر می گویند • ہوا پیما را در عربی طیارہ و بزبان اردو ہوائی جہاز می گویند • بشر بہ آگاہی و کردارِ خود شناختہ می شود • براے ما بہتر است کہ گفتگوے سنجیدہ کنیم • اے حامد! ازیں رفتار کجا می روی • گلِ چراغ را بہ گل گیر درست کن تا روشنی دہد • شما باید کہ بہ سعی و کوشش نمائید کہ پدر و مادر خود را خوش نود داشتہ باشید

صبوری ترا کام گاری دہد ❖ ز رنج و بلا رستگاری دہد

فارسی بناؤ:

جھاڑو کی قیمت پوچھ کر بتاؤ ⊙ گرمی سخت ہے ایک پنکھا لاؤ ⊙ میں بزرگوں کی زیارت کرنے جاؤں گا ⊙ تلاش و جستجو کے بعد بھی قلم تراش نہ ملا ⊙ کھیتی ایک بہترین ذریعۂ معاش ہے ⊙ خرید و فروخت میں دیانت چاہیے ⊙ کسی کی بے جا تعریف کرنا اچھا نہیں ⊙ چمڑے کا جوتا خوب صورت ہے ⊙ پنکھے کو بادکش اور بادزن کہا جاتا ہے ⊙ لنگی کی قیمت اسّی روپے ہے ⊙ میرے لیے ایک قلم دان خرید دیجیے ⊙ دانائی اور عقل مندی انسان کے لیے ہنر ہے۔

درس ۲۹

حال، ذو الحال

حال: جس سے فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت معلوم ہو، اسے حال کہتے ہیں۔

ذو الحال: وہ فاعل یا مفعول ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔ مثلاً: سعید خنداں آمد (سعید ہنستا ہوا آیا) اس مثال میں سعید ''ذو الحال'' اور خنداں (ہنستا ہوا) ''حال'' ہے، اس لیے کہ خنداں، سعید کی حالت بیان کر رہا ہے۔

بنانے کا قاعدہ : اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں، عام طور سے امر حاضر کے آخر میں ''الف نون'' بڑھا دیتے ہیں، جیسے: دویدن مصدر سے فعل امر ''دَو'' ہوا، اب اس کے آگے ''ا+ن'' بڑھا دینے سے ''دواں'' ہوا، اگر ہمیں کہنا ہو کہ ''سالم دوڑتا ہوا آیا'' تو اس کو فارسی میں یوں کہا جائے گا: ''سالم دَواں آمد''۔

اردو میں ترجمہ کرو:

پسرِ اجمل از مدرسہ خنداں می آید • برادرِ شکیل بہ پست خانہ دواں می رود • اقبال وسلیم افتاں وخیزاں کجا می روند • آناں خِراماں خِراماں بہ باغ می روند • یارانِ شما جہاں می بازند • کلیم چاکر خود را زناں می آورد • تو ترساں ترساں توے، ہتل داخل شدی • دختراں ،فرحاں فرحاں از ریستوران می آیند • توپ غلطاں غلطاں در باغچہ ء ہم سایہ رسید • خورشیدِ تاباں در ابر روپوش شد • آں خسپاں از بنارس تا الہ آباد رفت • اوشاں خروشاں بہ گار رمیدند • شیر غراں از غار آمد و بر آہو حملہ کرد •

فارسی بناؤ :

طارق گرتے پڑتے اپنے استاذ کے پاس گیا ⊙ دریا ے گھاگرا شور کرتے ہوئے بہتا ہے ⊙ وہ کھیلتا ہوا بازار جارہا تھا ⊙ شاگرد دوڑتا ہوا آیا اور چلّاتا ہوا گیا ⊙ میں نے طلبہ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ⊙ کچھ ہنستے اور کچھ روتے چلے آرہے ہیں ⊙ پیاسا کوا اڑتا ہوا آیا اور پیالے کے قریب بیٹھ گیا ⊙ میں نے انڈے کو ابلتے ہوئے دیکھا ⊙ وہ چراتے ہوئے پکڑا گیا ⊙ مسافر دوڑتے دوڑتے آیا اور گاڑی پر سوار ہو گیا ⊙ تم آلو، پالک اور شلجم کھاتے ہوئے دیکھے گئے ⊙

درس ۳۰ موصول، صلہ

اسم موصول : وہ نامکمل اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ کوئی جملہ نہ ملایا جائے اس کا معنی سمجھ میں نہ آئے۔

صلہ : جو جملہ اسم موصول کے بعد آتا ہے، اسے **صلہ** کہتے ہیں، جیسے: ''جس نے پڑھا وہ میرا بھائی ہے۔'' اس مثال میں ''جس'' اسم موصول اور ''پڑھا'' صلہ ہے، فارسی میں یوں کہیں گے ''آں کہ خواند برادر من است'' اس مثال میں '' آں کہ'' اسم موصول ہے اور خواند ''صلہ'' ہے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں: ہر کہ، ہر آں کہ، آناں کہ، آں چہ، ہر آں چہ، اگر کسی اسم کے آخر میں یائے مجہول لگا دی جائے اور اس کے بعد لفظ ''کہ'' ہو تو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے، جیسے: ''مردے کہ'' اور جس اسم پر لفظ ''آں'' ہو اور اس کے بعد ''کہ'' ہو وہ بھی اسم موصول ہوتا ہے۔ جیسے: ''آں کس کہ''۔

اردو میں ترجمہ کرو :

ہر کہ تعلیم می یابد کامیاب شود • ہر آں کہ نیکاں را آزارد خدا ازو انتقام می گیرد • مومنے کہ بہ رسول خدا ملاقات کرد و بر حال ایمان وفات یافت او را صحابی گویند • خدا آں کہ آفتاب و ماہتاب و ہمہ جہاں را آفرید • ہر چہ برادرش خواند او ہم می خواند • کسانے کہ تکبر می کنند برباد می شوند • آں چہ دیدی احمد را بگو • ہر کہ بر رسالت مآب یک بار درود خواند خداوند تعالیٰ بروے دہ بار رحمت کند • کارے کہ کردم ازاں پشیماں ہستم • آناں کہ ببال دیگر پرواز می کنند کام یاب کم تر شوند •

آں کس کہ نداند و بداند کہ بِداند　　　در جہل مرکب اَبد الدّہر بماند

فارسی بناؤ:

جو نیک ہیں دشمن کو بھی تکلیف نہیں دیتے ⊙ جو لوگ زیادہ مال دار ہیں زیادہ لالچی ہیں ⊙ جو لوگ بچوں کو تعلیم نہیں دیتے وہ ان کی زندگی سے کھیلتے ہیں ⊙ جس مسلمان نے صحابہ سے ملاقات کی اور ایمان کی حالت میں انتقال ہوا اسے تابعی کہتے ہیں ⊙ جنھوں نے قرآن حفظ کیا انھیں حافظ کہتے ہیں ⊙ وہ ٹوپی جو میز کے اوپر ہے بہت قیمتی ہے ⊙ وہ لڑکا جو

اسٹیشن پر ہے میرا ساتھی ہے ⊙ وہ چیز جو دستر خوان پر ہے مکھن ہے اور وہ جو پلیٹ میں ہے پالک ہے ⊙ جس نے مجھے خط لکھا میں نے اس کو جواب دیا ⊙ یہ وہ کتاب نہیں جو تم نے خریدی ہے ⊙ جو یہاں سے گئے وہ خوش رہے ⊙ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ ظلم نہیں کرتا ⊙

درس ۳۱ استثنا، مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ

چند چیزوں میں سے کسی چیز کو الگ کرنا استثنا کہلاتا ہے، جس چیز سے الگ کیا جائے اسے مستثنیٰ منہ، جس چیز کو الگ کیا جائے اسے مُستثنیٰ اور جس چیز کے ذریعے الگ کیا جائے اسے حرفِ استثنا کہا جاتا ہے، فارسی میں حروف استثنا دو ہیں: "مگر" اور "جز" عربی کا حرف استثنا "الاّ" بھی فارسی میں استعمال ہوتا ہے۔

"ہمہ دوستاں آمدند مگر زید" (سب دوست آئے مگر زید نہیں آیا) اس مثال میں "ہمہ دوستاں" مستثنیٰ منہ "زید" مستثنیٰ اور "مگر" حرفِ استثنا ہے۔

"سب دوست آئے مگر زید نہیں آیا" قاعدے کے حساب سے اس جملے کی فارسی یوں ہوگی کہ "ہمہ دوستاں آمدند مگر زید نیامد" لیکن مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کا حکم فعل کے اعتبار سے چوں کہ ایک ہی ہے؛ اس لیے "مگر زید" کے بعد "نیامد" کہنے کی ضرورت نہیں۔

کبھی مستثنیٰ منہ محذوف ہوتا ہے، جیسے "نیامد بمن جز خالد" (میرے پاس خالد کے سوا کوئی نہیں آیا) اصل عبارت یوں ہونی چاہیے۔ نیامد کسے بمن جز خالد "خالد" مستثنیٰ ہے۔ اور "کسے" مستثنیٰ منہ، جو اوپر والی عبارت میں محذوف ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

• مہمان عزیز است مگر تا سہ روز • کس نخارد پشت من جز ناخنِ انگشت من • صحبت مرداں بگیر مگر صحبت بدَاں • ہمہ طفلان برائے نماز کردن رفتند مگر شاکر • مرا شدید رنج و غم است کہ ہمہ طالبان کامیاب ہستند مگر تو • گوسفند ہا را کسے نہ بُرد بجز آں گرگ •

نخورد کسے باشما بجز اکرم ۔ ہمہ مردماں فٹ بال (کرۂ پا) می بازند مگر مرد پیر ۔ ہمہ کارہا کن بجز کارہائے بد ۔ پول کاغذی کسے را مدہ اِلا کریم ۔

فارسی بناؤ :

اے آدمی! گیہوں کے علاوہ سب چیزیں کھا ⊙ ہمارے پاس تیرے علاوہ کوئی شریر لڑکا نہیں آیا ⊙ میں نے زید کے علاوہ کسی کو نہیں مارا ⊙ محمود کی شادی میں سوائے زید کے سب کو دعوت نامے دیے گئے ⊙ میں اخروٹ کھاؤں گا مگر ناسپاتی نہیں کھاؤں گا ⊙ اسلام کے علاوہ سارے مذاہب باطل ہیں ⊙ سوتی کے علاوہ کوئی کپڑا نہ پہنو ⊙ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ⊙

درس ۳۲ ندا، منادیٰ

جس حرف کے ذریعے کسی کو پکارا جائے اسے حرف ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ۔

فارسی میں حرف ندا دو ہیں۔ ''اے'' اور ''الف''، اے شروع میں استعمال ہوتا ہے اور الف آخر میں، جیسے: ''اے کریم'' اور ''کریما''۔ پہلی مثال میں ''اے'' حرف ندا ، اور ''کریم'' منادیٰ ہے، دوسری مثال میں ''کریم'' منادی، اور ''الف'' حرف ندا ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

کریما ! ببخشائے بر حالِ ما   کہ ہستم اسیرِ کمندِ ہوا
دلا ! گر خرد مندی و ہوشیار   مکن صحبت جاہلاں اختیار

بلبلا! مژدۂ بہار بیار ۔ اے مطلوب اجل! مرو کہ جاں نہ بری ۔ اے سیر! ترا نانِ جویں خوش ننماید۔ خداوندا ! بر حالِ مسلماناں رحم کن ۔ اے پسر! ہرگز مخور نانِ بخیل ۔ در

انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم ! اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من، واگر درویش کنمت تنگ دل نشینی، پس حلاوتِ ذکر من کجا دریابی وبعبادت من کے شتابی۔

فارسی بناؤ:

اے پروردگارِ عالم! ہمیں اسلام پر قائم رکھ ⊙ اے اللہ! ہمیں نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے اور برائیوں سے بچا ⊙ اے سلیم! نوکر سے کہہ دے کہ گائے کو بھوسا اور کھلی ڈال دے، اس کے بعد گوبر ہٹا دے ⊙ اے سہیل! آج ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہے، آج ہی ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ⊙ اے نبی کے امتیو! یاد رکھو یہ دن خوشی اور مسرت کا دن ہے ⊙ اے بھائی! قرآن سے ایک پارہ پڑھ ⊙ اے عزیزو! اپنے بڑوں کا ادب کرو ⊙ اے بچو! کسی کو ہرگز گالی مت دو ⊙ اے خدا کے بندو! پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو ⊙

درس ۳۳ افعالِ وجوبی

ایسا فعل جس میں مجبوری اور دباؤ کا اظہار ہو، جیسے: تجھے کہنا پڑے گا، انھیں پڑھنا پڑے گا وغیرہ، ایسے جملوں کو فارسی میں منتقل کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے زمانے کے لحاظ سے "واجب است" یا "لازم بود" وغیرہ رکھا جائے، اس کے بعد فعل اصلی مضارع کی شکل میں لایا جائے، مثلاً: "تجھے کہنا پڑے گا" کی فارسی یوں بنائیں گے "بر تو واجب است کہ بگوئی"۔ اور "مجھے جانا پڑا" اس جملے کو یوں ادا کریں گے "بر من لازم بود کہ روم"۔

اردو میں ترجمہ کرو :

بر تو واجب است کہ روزانہ صبح از قرآن مجید یک پارہ بخوانی • بر مسلماناں واجب است کہ روزانہ نماز پنج گانہ ادا بکنند • بر شما واجب است کہ در امتحان شش ماہی نمرۂ اعلیٰ

حاصل بکنید ۔ بر وشاں لازم بود کہ از بانک باز آیند ۔ بر ملازمان لازم بود کہ در موسم برشکال ہم کار کنند ۔ بر ما لازم بود کہ در ایام تعطیل بہ دانش کدہ ہم رویم ۔ بر اولاد واجب است کہ اطاعت والدین بکنند ۔ بر ما واجب است کہ روزانہ در ساعت خود کوک بکنیم ۔ بر مریضاں واجب است کہ از چیزہاے ضرر رساں پرہیز بکنند ۔ بر فرمان دار لازم بود کہ در علاقۂ فساد زدہ رود ۔

فارسی بناؤ:

سارے طلبہ کو مسجد میں جانا پڑے گا ⊙ تمھیں پرنسپل کا حکم ماننا پڑے گا ⊙ اس کو پڑوسیوں کی عزت کرنی پڑے گی ⊙ سلمہ کو اپنے گھر کا کام خود کرنا پڑے گا ⊙ سردی کی وجہ سے مجھے رضائی اوڑھنی پڑی ⊙ بنیا کو خراب سامان واپس لینا پڑا ⊙ فوجیوں کو میدان جنگ میں لڑنا پڑا ⊙ تمھیں ہر حال میں سبق سنانا پڑے گا ⊙ ذمہ داروں کو اپنے ماتحتوں پر سختی کرنی پڑے گی ⊙ صحت کے لیے انھیں روزانہ دوڑنا پڑے گا ⊙ انھیں عید کے روز صدقۂ فطر ادا کرنا پڑے گا ⊙

درس ۳۴ آغازیدن اور گرفتن کا استعمال

وہ پڑھنے لگا، میں جانے لگا۔ اردو میں جب اس قسم کے جملے آئیں تو اس کا ترجمہ "آغازیدن" یا "گرفتن" کی مدد سے کرنا چاہیے، وہ اس طرح کہ فعل اصلی کو مصدر کی شکل میں رکھیں اور آغازیدن یا گرفتن کو ماضی مطلق کی شکل میں، جیسے: "وہ پڑھنے لگا"، اس جملے کو فارسی میں یوں ادا کریں گے "او خواندن گرفت"، میں جانے لگا، "من رفتن آغازیدم"۔

اردو میں ترجمہ کرو:

مؤذن اذان دادن گرفت ۔ مصلیان بجانب مسجد رفتن آغازیدند ۔ طیور در باغ نغمہ سنجی کردن گرفتند ۔ شما از مسکیناں رشوہ گرفتن آغازیدید ۔ من از مدیر ماہنامہ اشرفیہ گفتگو

کردن گرفتم ۔ رئیس دانش کدہ از من سوالات کردن گرفت ۔ پسر احمد بزبان فصیح فارسی گفتن آغازید ۔ طالبانِ جفاکش بزبان عربی مقالہ نوشتن گرفتند ۔ ایں طفلاں اینک در خواندن کوشیدن گرفتند ۔ اویکایک در شب ہراسیدن گرفت ۔ تو بر من بلا وجہ چرا شوریدن گرفتی ۔

فارسی بناؤ:

آج صبح ہی سے بارش ہونے لگی ⊙ ہوائی جہاز فضا میں اڑنے لگا ۔ لڑکے میدان میں فٹ بال کھیلنے لگے ۔ دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہونے لگی ۔ میڈیکل کالج میں داخلہ ہونے لگا ۔ زرینہ مہمانوں کے لیے چائے بنانے لگی ۔ مچھلیاں کیوں پانی کے اوپر تیرنے لگیں ۔ میں نماز پڑھنے لگا اور حامد تلاوت قرآن کرنے لگا ۔ اب طلبہ سالانہ امتحان کی تیاری کرنے لگے ۔ خالد کو امرود کھانے کی وجہ سے کھانسی آنے لگی ۔ لڑکے تعطیل کلاں میں گھر کو روانہ ہونے لگے ۔

درس ۳۵ توانستن (سکنا) کا استعمال

وہ افعال جو یہ بیان کریں کہ فاعل کے اندر فلاں کام کرنے کی طاقت یا سکت ہے یا نہیں، ایسے افعال ”توانستن“ کی مدد سے بنائے جاتے ہیں، اس کی حیثیت ”فعل معاون“ کی ہوتی ہے۔

بنانے کا قاعدہ : پہلے فعل اور صیغے کی نوعیت کے اعتبار سے مصدر توانستن سے فعل لایا جائے اس کے بعد بغیر کسی فصل کے اصل فعل ماضی مطلق صیغہ واحد غائب کی شکل میں لایا جائے یا لفظ ”کہ“، یا ”ب“ یا ”کہ“ اور ”ب“ دونوں یا کسی ”متعلق فعل“ کے فصل کے ساتھ صیغے کی رعایت کرکے فعل مضارع لایا جائے، جیسے:

۱۔ من نہ توانستم رفت	بے فصل
۲۔ من نہ توانستم کہ روم	”کہ“ ۔ کے فصل کے ساتھ

٣- من نہ توانستم بروم — "ب" کے فصل کے ساتھ

٤- من نہ توانستم کہ بروم — "کہ" اور "ب" دونوں کے فصل کے ساتھ

٥- من نہ توانستم دریں حوض شنا کنم — متعلقِ فعل کے فصل کے ساتھ

اردو میں ترجمہ کرو :

بیمار چناں ضعیف بود کہ بہ بیمارستاں نتوانست رفت ۔ آیا می توانی بہ فارسی حرف زنی ۔ او می تواند کہ بیاید ۔ من نتوانستم خورد ۔ مُور خاک را نتوانست بُرد ۔ ما می توانیم کہ اورا زنیم ۔ آں پیر مرد بخود نمی تواند خورد ۔ من بفارسی توانم گفت ۔ آیا تو مرا قرض توانی داد ۔ خواہر سلمان طعامہائے گوناگوں می تواند پخت ۔ دیروز شہریان نہ توانست آمد ۔

فارسی بناؤ :

میں رات کو کھانا نہیں کھا سکا ⊙ اہل ملک سے اپنے وطن کی حفاظت نہ ہو سکی ⊙ کیا بکر ہمیں شکست دے سکتا ہے ⊙ نہیں ! وہ ہمیں کبھی بھی شکست نہیں دے سکتا ⊙ تمھیں میونسپلٹی کا چیرمین نہیں چنا جا سکا ⊙ بکری کا بچہ گھاس نہ کھا سکا ⊙ ساجدہ کل اپنی آنکھوں سے اپنے بھائیوں کو دیکھ سکی ⊙ ہم اسکول نہ جا سکے ، کیوں کہ ہماری سائیکل خراب ہے ⊙ دلدار کو ایسی بیماری ہوئی کہ کوئی ڈاکٹر اسے پہچان نہ سکا ⊙ وہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا ⊙ تم لوگ اپنے ماتحتوں کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے ⊙ میں شراب نہیں پی سکتا ⊙

گزاشتن (چھوڑنا) کا استعمال

مصدر "گزاشتن" کا استعمال ان جملوں میں کیا جاتا ہے جن میں کسی کام کے کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔

بنانے کا قاعدہ : پہلے مصدر "گزاشتن" سے زمانے کے مطابق فعل لائیں ، اس کے بعد صیغے کی رعایت کرتے ہوئے فعل اصلی کا استعمال مضارع کی شکل میں کریں ، اگر

یہ کہنا ہو کہ "مجھے بازار جانے دو" تو فارسی میں اس جملے کو اس طرح ادا کریں گے: "بگزار کہ من ببازار روم" اور اگر یہ کہنا ہو کہ "تم نے طارق کو پڑھنے نہیں دیا" تو اس جملے کی فارسی یوں بنائیں گے۔ شما نگزاشتید کہ طارق خواند۔

اردو میں ترجمہ کرو:

نگہبانی گزارند کہ مابخوریم ۔ بگزار کہ از دشمنانِ اسلام انتقام گیرم ۔ بگزارید کہ او با احمد بمصطبہ رود ۔ شما نگزاشتید کہ من ادارۂ پُست روم ۔ بگزار کہ بازندگانِ فت بال بازی کنند ۔ آناں نگزارند کہ من از مدیر مجلّہ مشاورت کنم ۔ مانگزاشتیم کہ رئیس دانش کدہ رشوہ گیرد ۔ تونگزاشتی کہ عائشہ نماز خواند ۔ نسیم رابگزار کہ او خدمت استاد کند ۔ بگزار کہ طفلاں خربزہ و ہندوانہ خورند ۔ ترانخواہم گزاشت کہ دریں آفتاب روی ۔ بگزار تا ساعت خود راکوک کنم ۔

فارسی بناؤ:

کوثر کو نماز پڑھنے دو ⊙ انور کو گالی نہ بکنے دو ⊙ اس نے مجھے چڑیا گھر نہ جانے دیا ⊙ اسے بندوق چلانے دو ⊙ اور مجھے اسٹیمر چلانے دو ⊙ اسٹیشن ماسٹر کو آرام کرنے دو ⊙ خرم کو آج سگریٹ نہیں پینے دوں گا ⊙ انھیں صبح سے شام تک کام کرنے دو ⊙ چپراسی کو گھنٹی بجانے دو ⊙ وہ مجھے سکون سے پڑھنے نہیں دیتا ⊙ شکاریوں نے شیر کو بھاگنے نہ دیا ⊙ مچھروں نے مجھے سونے نہ دیا ⊙ خالد نے محمود کو اسپتال نہ جانے دیا ⊙

درس ۳۷
شرط و جزا

اگر دو جملوں میں ایک کو دوسرے کا سبب ٹھہرایا جائے تو جس کو سبب ٹھہرایا جائے اس کو "شرط" اور جس کا سبب ٹھہرایا جائے اس کو "جزا" کہتے ہیں۔ حروف شرط یہ ہیں: اگر، گر، وگر، ور، ار، ہرگاہ، ہرگہ، چوں، چو۔ یہ حروف جن دو جملوں پر داخل ہوں گے ان میں سے پہلے کو شرط، اور دوسرے کو جزا کہیں گے، جیسے: "اگر زید ترا اسلام

خواہد کرد من خواہم کرد" اس جملہ میں در اصل دو جملے ہیں۔ پہلا جملہ "زید ترا سلام خواہد کرد" اور دوسرا جملہ "من خواہم کرد" ہے تو اس جملہ میں "اگر" حرف شرط، "زید ترا سلام خواہد کرد" شرط، اور "من خواہم کرد" جزا ہے۔

اردو میں ترجمہ کرو:

اگر بیماراں دوا خوردندے شفا یافتندے ● اگر گنہ گار نادم شدے خدایش آمرزیدے ● جوہر اگر در خَلاب افتد ہماں نفیس است و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس است ● ہر گاہ مرا طلب کنی خواہم آمد ● چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیروں شو ● خَر اَر جُل اطلس بپوشد خراست ●

نیم نانے گر خُورد مرد خدا ۔۔۔ بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم ۔۔۔ وَر ہُماں از جہاں شود معدوم
اگر چرخ گردد بکامِ بخیل ۔۔۔ ور اقبال باشد غلام بخیل
دگر در کفش گنج قاروں بود ۔۔۔ و گر تابعش ربع مسکوں بود
نیرَزد بخیل آں کہ نامش بری ۔۔۔ و گر روز گارش کند چاکری
بخیل ار بود زاہد بحر و بر ۔۔۔ بہشتی نباشد بحکمِ خبر

فارسی بناؤ:

اگر آسمان نہ ہوتا تو زمین بھی نہ ہوتی ⊙ اگر تو وقت پر وہاں نہ پہنچتا تو کیا کرایا غارت ہو جاتا ⊙ اگر تم علم حاصل کرتے تو دنیا میں مشہور ہوتے ⊙ اگر تو میری بات سنتا تو قیمتی وقت ہاتھ سے نہ جانے دیتا ⊙ اے شخص! اگر تو عاجزی سے پیش آئے گا تو ساری مخلوق تیری دوست ہو جائے گی ⊙ اگر میں لکھنؤ جاتا تو ریڈیو اسٹیشن دیکھتا ⊙ اگر حاکم قیدیوں کو چھوڑ دیتا تو وہ بہت خوش ہوتے ⊙ اگر شکیل ورزش کرتا تو بیمار نہ ہوتا ⊙ اگر وہ کوشش کرتے تو چیف انجینیر ہوتے ⊙

درس ۳۸

محاوراتِ فارسی

زبانی یاد کرو :

۱- آزمودہ را آزمودن جہل است۔ آزمائے ہوئے کو آزمانا بے وقوفی ہے۔

۲- از ما کشیدن، بشما بخشیدن۔ خالد کی پگڑی حامد کے سر۔

۳- از بیضۂ خاکی چوزہ نزاید۔ گندے انڈے سے بچہ نہیں نکلتا۔

۴- از یک گل بہار می شود۔ ایک پھول سے بہار پیدا ہو جاتی ہے۔

۵- بہ شہر خویش ہر کس شہریار است۔ ہر شخص اپنے شہر میں بادشاہ ہے۔

۶- بزرگی بعقل است نہ بسال۔ بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ کہ عمر سے۔

۷- پائے چراغ تاریک است۔ چراغ تلے اندھیرا۔

۸- تا نہ باشد چیزکے مردم نہ گویند چیزہا۔ آگ بن دھواں کہاں۔

۹- جائے گل گل باش، وجائے خار خار۔ جیسا دیس ویسا بھیس۔

۱۰- جور استاذ بہ ز مہر پدر۔ استاذ کی سختی باپ کی محبت سے بہتر ہے۔

۱۱- چوں میداں فراخ است گوے بزن۔ موقع ہے کام کر لو۔

۱۲- حریف را حریف می شناسد۔ دشمن دشمن کو پہچانتا ہے۔

۱۳- حلوا خوردن را روی باید۔ یہ منہ اور مسور کی دال۔

۱۴- خضر صورت، شیطان سیرت۔ منہ کا میٹھا، دل کا کالا۔

۱۵- خود را فضیحت، دیگراں را نصیحت۔ خود برے کام کرنا اور دوسروں کو نصیحت کرنا۔

۱۶- دروغ را فروغ نیست۔ جھوٹ کو ترقی نہیں۔

۱۷- دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ۔ دادو دہش دشمن کی زبان بند کر دیتی ہے۔

۱۸- زادۂ ظالم ستم گرے می شود۔	سانپ کا بچہ سپولیا۔
۱۹- زدریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ۔	ہر کام میں صبر واستقلال چاہیے۔
۲۰- شب در پس، صبح دارد۔	رنج کے بعد خوشی ہوتی ہے۔
۲۱- شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام۔	نو نقد نہ تیرہ ادھار۔
۲۲- فتنہ در خواب است بیدارش مکن۔	سوتے کتے کو مت جگاؤ۔
۲۳- قطرہ قطرہ دریا می شود۔	تھوڑا تھوڑا بہت ہوتا ہے۔
۲۴- کوتاہ دست بلند خیال۔	خیالی پلاؤ پکانا۔
۲۵- کوہ رافرہاد کند و لعل را پرویز یافت۔	تکلیف کوئی اٹھائے اور فائدہ کوئی۔
۲۶- کاسہ از آتش گرم۔	مدعی سست گواہ چست۔
۲۷- گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔	نہ نگلتے بنتی نہ اگلتے۔
۲۸- مہمان عزیز است مگر تا سہ روز۔	مہمان تین روز تک عزیز رہتا ہے۔
۲۹- نمک خوردن و نمک دان شکستن۔	جس ہانڈی میں کھانا اسی ہانڈی میں چھید کرنا۔
۳۰- ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت۔	جو آیا اس نے اپنے موافق کام کیا۔
۳۱- یک پوست صد بیمار۔	ایک انار سو بیمار۔
۳۲- رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔	خدا کی مرضی سب سے بہتر۔
۳۳- بریں عقل و دانش بباید گریست۔	ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہیے۔

دروس انشا

درس ٣٩

اردو میں ترجمہ کرو :

میوہ فروش : بفرمائید خانم، چہ فرمایشی دارید؟
خانم مسرت : می خواستم میوہ بخرم، چہ میوہ ہاے دارید؟
میوہ فروش : خانم ! انگور و سیب و انار و پرتغال، تمام میوہ ہاے فصل دارم۔
خانم مسرت : ایں سیب کیلوے چند می فروشید؟
میوہ فروش : کیلوے ہفت روپیہ۔
خانم مسرت : کیلوے ہفت روپیہ ! خیلے گراں است۔ اگر کیلوے پنج روپیہ حساب کنید۔ دو کیلو می خرم۔
میوہ فروش : چوں شما مشتری قدیمی ہستید از شما کیلوے شش روپیہ می گیرم۔ ازیں کم تر نمی شود۔ جنس اعلاے سیب کیلوے ہفت روپیہ می فروشم، ولے براے شما کیلوے شش روپیہ حساب می کنم بفرمائید چہ قدر بکشم۔
خانم مسرت : آقا ! خیلے گراں می فروشید۔ پرتغال کیلوے چند می فروشید؟
میوہ فروش : خانم ! چہ کنم، ہمہ چیز گراں شدہ است، من خودم ہمہ چیز گراں می خرم، پرتغال کیلوے ہفت روپیہ می فروشم۔
خانم مسرت : پرتغال در فصل پرتغال کیلوے ہفت روپیہ نمی ارزد۔ کیلوے پنج روپیہ حساب کنید و دو کیلو بکشید۔
میوہ فروش : خیلے خوب۔ شما راضی باشید۔ بفرمائید ایں دو کیلو پرتغال و دو کیلو سیب، دیگر چہ لازم دارید؟

خانم مسرت : دیگر کافی است۔ بفرمائید پول میوہ ہا مطابق صورت حساب شما۔
میوہ فروش : تشکرم خانم۔
خانم مسرت : خداحافظ۔
میوہ فروش : خداحافظ بسلامت۔ (جدید کتاب فارسی حصہ سوم ص ۶۵،۶۶)

درس ۴۰

فارسی بناؤ:

• دودھ میں مکھی گر گئی، نکالو، دور پھینکو، ابھی مری نہیں ہے۔ بھن بھن کرتی ہے، اپنے پر صاف کر رہی ہے، خشک کرنا چاہتی ہے۔

• چڑیا کے بچے کو نہ پکڑو، اسے تکلیف ہوگی، اس کے ماں باپ کو دیکھو بے چارے کس طرح چیں چیں کر رہے ہیں، چھوڑ دو، بڑا ثواب ہوگا، پیدا کرنے والا رحیم ہے، تمھیں بھی رحم کرنا چاہیے۔

• میاں صاحب زادے! درخت پر نہ چڑھنا، ایسا نہ ہو کہ گر جاؤ، میں نے اسے بہت روکا، مگر اس نے ایک نہ سنی اور درخت پر چڑھ ہی گیا، آخر گرا، زندہ ہے یا مر گیا! زندہ ہے، مگر چوٹ سخت آئی ہے، اس کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی، ٹوٹی نہیں بلکہ کھسک گئی ہے۔

• یہاں شہد کی مکھیوں کا چھتا ہے، ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ کاٹ لیں گی، آخر ایک مکھی نے کاٹ ہی لیا، ہر چند منع کیا، لیکن نہ مانا، اب روتا ہے، تڑپتا ہے، اس کی صورت دیکھ مجھے ہنسی آتی ہے۔

درس ۴۱

اردو میں ترجمہ کرو:

(۱) در مَرغ زارے زاغے بر بالاے درخت زیر و بالا می نگریست، ناگاہ مردے را دید، دامے بر گردن و توبرہ بر پشت و چوبے در دست گرفتہ بجانب درخت می آمد، زاغ در

اندیشہ شد کہ قصد من دارد یا دیگرے، خود در زیر برگے پنہاں شد و دیدہ برآں گماشت کہ آں صیاد چہ خواہد کرد، صیاد بپاے درخت آمدہ دام مکر باز کشید، ودانہاے چند بالاے آں پاشیدہ در کمیں نشست، زمانے نہ گزشتہ بود کہ خیل کبوتراں در رسید، کبوتراں چوں دانہ دیدند از گرسنگی بے اختیار سوے دانہ میل کردند۔

(۲) زنے بود کریہ منظر و نہایت زشت رو، عقد نکاحش بہ شخصے نابینا بستند، روزے، زن شوہر خود راگفت کہ ایں صورت من چوں آفتاب و رخسارۂ من چوں گل گلاب از چشم تو پوشیدہ است، جمالے دارم بے نظیر و جبین من بدر منیر، الغرض اورا نابینا دانستہ لاف حسنِ خود می زد، مرد جوابش داد کہ ایں قدر گزاف و بیہودہ مگوی، اگر تو جمال داشتی در دست من نابینا نیفتادی۔ (مفتاح الترجمہ)

درس ۴۲

اردو میں ترجمہ کرو:

اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، کیوں کہ ماں باپ اولاد کے لیے مہربان ہوتے ہیں، رات دن تمھاری نگہ داشت اور تمھارے کام میں رہتے ہیں، باپ خاندان کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے، معاش اور بیرونی کاموں کا ذمہ اسی کے سر ہے، سفرو حضر میں اپنے اکثر اوقات روٹی، لباس اور دیگر لوازمِ زندگی کی تحصیل میں صرف کرتا ہے، ماں بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت کے لیے گھر میں رہتی ہے، وہ ماں ہی ہے جو بچوں کے چہرے سے آنسو پوچھتی ہے، اور انھیں اچھی لوریاں دے کر سلاتی ہے، بچوں کے لیے سب سے پہلی مربی ماں ہے کہ وہی انھیں بولنا، نماز پڑھنا، دعا کرنا اور اللہ کو پہچاننا سکھاتی ہے، اے بچو! اگر تم نے اچھے عادات واطوار اور عمدہ رہن سہن اختیار کیے؛ تو ماں خوش ہوتی ہے اور اگر تم کھلاڑی اور نافرمان ہو گئے، تو وہ ناخوش اور غم گینَ ہوتی ہے، تمھیں اس بات کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھو۔

درس ۴۳

اردو میں ترجمہ کرو:

- بہ ادارۂ ماہنامہ "اشرفیہ" برو، با مدیرش حرف زن، ماہنامہ بگیر وبخواں، برائے آں چیزے بنویس کہ چاپ کنند۔
- لباس چرکیں رابرتن ندارید کہ خیلے ضرر می رساند، لباس ارزاں باشد یاگراں، ابریشمی یاریسمانی، امابایدکہ صاف باشد۔
- طِلا ونُقرہ وآہن ومِس ہمہ معدنیات ست، یعنی در زمین پیدا می شود آنہارا فِلِزّات گویند، دیگر فلزّات ہم بسیار است، بعضے از اقسام آں سُرب ورُوی است۔
- کودکے بر پشتِ اسپ نشستہ قلم اُسرب وکاغذ بدست گرفتہ چیزے می نوشت، پدرش دید وپرسید انور چہ می کُنی؟ پسر گفت: دیروز آخُوند فرمودند کہ بر اسپ مضمون بنویس وبیار، حالا سعی می کنم، ولے اسپ حرکت می کند ونمی توانم بنویسم۔
- روح می بخشد ہوائے مدرسہ — جان شاگرداں فدائے مدرسہ
ما اگر علم وہنر می داشتیم — کوہ را از جائے بر می داشتیم

درس ۴۴

فارسی بناؤ:

- اللہ تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کا احسان ساری مخلوق پر ہے اور اس پر کسی کا احسان نہیں، اس کی شان بہت بلند ہے، وہ سارے جہاں کا مالک ہے۔
- حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کا مرتبہ سارے رسولوں سے بلند ہے، آپ آخری نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے، اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

- رسول اللہ کے بعد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دین اسلام کی خدمت کی، اس کے بعد تبلیغ کا کام صوفیہ اور علما کے سپرد ہوا۔
- علم دین سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔
- ہم امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی تقلید کرتے ہیں، اس لیے ہمیں حنفی کہا جاتا ہے۔
- الجامعۃ الاشرفیہ ہندوستان میں حنفی مسلک کا ایک مضبوط قلعہ ہے جس کا پرانا نام "مصباح العلوم" ہے، اسی وجہ سے یہاں کے فارغین "مصباحی" کہے جاتے ہیں۔

درس ۴۵

اردو میں ترجمہ کرو:

- دو امیر زادہ در مصر بودند، یکے علم آموخت، و دیگرے مال اندوخت، عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت، و آں دگر عزیز مصر شد، پس ایں توانگر بنظر حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہم چناں در مسکنت بماند، گفت اے برادر! شکر نعمت باری عزّ اسمہ، ہم چناں بر من افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم، و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسید یعنی ملک مصر۔
- رازے کہ نہاں خواہی باکس در میان منہ، اگرچہ دوست باشد کہ مرآں دوست را نیز دوستاں باشند، وہم چنیں مسلسل۔
- دو کس دشمن ملک و دین اند، بادشاہ بے حلم و زاہد بے علم۔
- من آں مورم کہ در پایم بمالند — نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
بجا خود شکر ایں نعمت گزارم — کہ زورِ مردم آزاری ندارم

درس ۴۶

فارسی میں ترجمہ کرو :

- امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے، عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گزاروں کی عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے، تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لاکر ان چیزوں کی بغل میں گاڑ دیا، علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا، عبادت کی بغل میں ریا کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت کا جھنڈا اور اہل پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص:۲۷۶، علم اور علما)
- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں، ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا، دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔
- خانۂ کعبہ کی بنیاد سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی، طوفان نوح کے بعد جب دنیا کی تعمیرات درہم برہم ہوگئیں تو اسی بنیاد پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دوسری بار کعبے کی عمارت تیار کی۔

درس ۴۷

فارسی بناؤ :

- پیغمبر ما معلم ہمہ مردم است، پیغمبر را خدا برائے خوش بختی ما فرستادہ است، پیغمبر بہ مردم می فہماند کہ خدا یکے است، و ہمہ چیز را خدا آفریدہ است، و باید کہ خدا را پرستید، ما ہمہ پیغمبراں علیہم الصلاۃ والسلام را دوست داریم، و بآناں احترام می گزاریم، اسم پیغمبر ما حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم است۔
- قرآن کتاب دینی ما مسلماناں است، دستور ہائے دینِ اسلام در قرآن نوشتہ شدہ

است، قرآن بما یادمی دہد کہ راست گو و درست کار باشیم، خدا، مردم راست گو و درست کار را دوست دارد، خدا در قرآن بہ ما دستورے دہد کہ بایک دیگر دوست و مہربان باشیم، قرآن کتاب خدا است، ما بہ قرآن احترام می گزاریم۔

- پیغمبر اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در اخلاق نظیر نہ داشتند، تمام صفاتِ خوب در وجود پاک وے جمع بودند، یتیماں را نوازش و بیماراں را عیادت می فرمودند۔

درس ۴۸

فارسی بناؤ:

- حضرت ابوبکر بن موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے اپنے والد ماجد کو دشمن اسلام کے سامنے کھڑے ہوکر یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سایے کے نیچے ہیں۔

یہ حدیث سن کر ایک پراگندہ حال شخص اٹھا اور کہا: اے موسیٰ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! یہ سن کر وہ شخص اپنے دوستوں کی طرف مڑا اور کہا: میں تمھیں سلام کہتا ہوں، پھر اس نے اپنی تلوار کا میان پھاڑ کر پھینک دیا اور تلوار لے کر دشمن کی طرف چل پڑا، پھر اس نے تلوار کے ساتھ دشمنوں سے لڑتے ہوئے شجاعت و بہادری کے جوہر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ (مسلم)

- اسلام میں اللہ کی سب سے عظیم عبادت نماز ہے، اس کا تعلق مسجد سے ہے؛ اس لیے ہمارے مذہب میں مسجد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

درس ۴۹

اردو میں ترجمہ کرو:

مرد یمنی پیش حجاج آمد، حجاج از حال برادر کوچک خود کہ بہ حکومت یمن فرستادہ

بود، پرسید، آں مرد گفت کہ بغایت فربہ وترو تازہ است، حجاج گفت: از صورتش نمی پرسم بلکہ از سیرتش تفحص می کنم، باید کہ عدل وانصاف او را بیان کنی، جواب داد، سخت دل، بے رحم، ظالمے، فاسقے، سفاکے است، حجاج گفت: چرا اہل یمن شکایت او را پیش بزرگ تر از و نہ بردند تا ظلم او را از سر آنہا دفع کردے، گفت: آں کس کہ از و بزرگ تر است صد بار از و ظالم تر است، حجاج گفت: مرا می شناسی؟ گفت: آرے! تو حجاج یوسفی و برادر بزرگ حاکم یمنی ہستی۔ گفت: از من نہ ترسیدی کہ ایں سخن پیش من گفتی؟ گفت: ہر کہ از خدا ترسد از غیر او نہ ترسد، و ہر کہ حق گوید از باطل نیندیشد، حجاج دو ہزار درم او را انعام فرمود کہ تو از اں جملہ ہستی کہ در راہ خدا برائے حق گفتن سعی می کنند و از ملامت لائم نہ ترسند۔ (مفتاح الترجمۃ حصہ دوم ۳۱)

درس ۵۰

اردو میں ترجمہ کرو:

لوگ کہتے ہیں کہ جوانی ایک محدود زمانہ ہے، جو بچپن اور بڑھاپے کے درمیان واقع ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ جوانی وہ زمانہ ہے جس میں انسان کی قوت، فتح و کامرانی حاصل کرنے کے لیے تیار رہتی ہے۔

آج بہت سے نوجوان ہیں جو اپنی ذات پر بھروسا نہیں کرتے، ان میں جوانی کی علامتیں نہیں پائی جاتیں، ان کی رگوں میں جذبۂ ترقی خشک ہو گیا ہے، ان کی احساس کرنے والی رگیں بے کار ہو گئی ہیں، ان کی روح سے کام کا جذبہ مٹ چکا ہے، وہ گم نامی اور لاپروائی کے گوشے میں پڑے ہوئے ہیں، اس کے برخلاف بہت سے ایسے بوڑھے ہیں کہ گردش زمانہ نے ان کے چہرے پر جھریاں ڈال دی ہیں، اور طویل عمر نے ان کی کمر جھکا دی ہے، اس کے باوجود وہ کوشش اور عمل کر کے زندگی گزارتے ہیں، انھیں اپنے اوپر اعتماد ہے، ان کی رگوں میں جوانی کا خون گردش کرتا ہے، ان کے دل کی دھڑکنیں جواں مردی کی نشانی ہیں۔

درس ۵۱

اردو میں ترجمہ کرو :

• روزے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ و السلام ابلیس را دید بر سرِ کوہے نشستہ۔ پرسید کہ در دنیا کدام کس را دوست داری ؟ گفت : جاہل بخیل را کہ از بندگی و عبادت او ہیچ بدرگاہ خدا مقبول نمی شود، گفت : کدام کس را دشمن داری ؟ گفت : عالم سخی را کہ پروردگار ہمہ گناہ او را می آمرزد و ہمہ طاعت او را مقبول می فرماید۔

حاصل حکایت : علم و سخاوت بہترین خصائل انسان است و بخل و جہالت بدترین وساوس شیطان، سخی، دوست خدا است و بخیل، دشمن کبریا۔

• حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کہ بادشاہ جن وانس وسائرؔ مخلوقات بود، خواست کہ ضیافت جملہ مخلوقات کند، ہزار انبار خوردنی بر لب دریا گرد آورد، ناگاہ حیوانے از دریا سر برآورد و گفت کہ امروز مہمان توام تمام تمام خوردنی را از خام و پختہ فرو برد، و باز فریاد می کرد ہنوز نیم سیر شدہ ام، حضرت سلیمان بر عجز خود اعتراف نمود کہ یک حیوان را شکم سیر نتوانستم خورانید، پس ضیافت جملہ مخلوقات چہ رسد؟

حاصل حکایت : قدرت الٰہی از عقل انسان ضعیف برتر است و دریں مقام بے اعتراف عجز چارۂ نیست۔

درس ۵۲

اردو میں ترجمہ کرو:

کسی بادشاہ کا ایک وزیر تھا جو بہت ایمان دار اور نیک طبیعت تھا، اس نے بادشاہ کی ملازمت ترک کردی اور یاد الٰہی میں اپنے دن گذارنے لگا۔ ایک دن بادشاہ اس کے گھر گیا اور پوچھا کہ تو نے ہماری ملازمت کیوں ترک کردی ؟ اس نے کہا: اول یہ کہ آپ ہمیشہ بیٹھے

رہتے تھے اور میں آپ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا رہتا تھا، اب میں خدا کی عبادت کرتا ہوں، جس میں میں بیٹھتا بھی ہوں، دوسرے یہ کہ جب آپ کھانا کھاتے تھے تو میں کھڑا آپ کا منہ دیکھا کرتا تھا، اب میں نے ایک ایسا مالک پالیا ہے جو ہمیشہ روزی دیتا ہے اور میرے سامنے کھاتا بھی نہیں، تیسرے یہ کہ جب آپ سوتے تھے تو میں کھڑا جاگا کرتا تھا، اب میں سوتا ہوں اور میرا مالک میری نگرانی کرتا ہے، چوتھے یہ کہ میں ہمیشہ ڈرتا تھا کہ جب آپ مرجائیں گے تو آپ کے دشمن مجھے ستائیں گے، اب میرا ایسا مالک ہے جو کبھی نہیں مرے گا، پانچویں یہ کہ مجھے یہ خوف تھا کہ اگر مجھ سے کوئی خطا ہو جائے تو آپ مجھے معاف نہ کریں گے، لیکن میرا خدا میرے جرم معاف کردیتا ہے۔

درس ۵۳

اردو میں ترجمہ کرو :

مردے بود گوسفند دار، ورَمہ ہائے بسیار داشت وشُبانے در خدمت او بود، بغایت پارسا و مُصلح۔ ہر روز شیر گوسفنداں چنداں کہ فراہم می کرد، نزدیک خداوند آن گوسفنداں می برد۔ آں مرد آب بروے می نہاد و بہ شباں می داد و می گفت: برو بفروش۔ آں شبان مرد را نصیحت می کرد و پند می داد کہ اے خواجہ! با مسلمانان خیانت مکن، کہ ہر کہ با مردمان خیانت کند عاقبتش نامحمود بود۔ مرد سخن شبان نشنید و ہم چنان در شیر آب کرد، تا اتّفاق را یک شب این گوسفندان را در رودخانۂ بے آب خوابا ند و خود بر بالائے بلندی رفت و خفت، فصل بہار بود ناگاہ بر کوہ بارانِ عظیم بارید و سیلے برخاست واندریں رودخانہ افتاد وہمۂ گوسفندان را ہلاک کرد۔

گفتی آں آب قطرہ قطرہ ہمہ جمع شد ناگہ و ببرد رمہ

شبان بہ شہر آمد و پیش خداوند گوسفندان رفت بے شیر، مرد پرسید کہ چرا شیر نیاوردی؟ شبان گفت: اے خواجہ پیش ازیں گفتم کہ آب بر شیر میامیز کہ خیانت باشد، فرمان من نکردی، اکنوں آبہا کہ ہمہ بہ نرخ شیر بہ مردمان دادہ بودی جمع شدند و دوش حملہ آوردند و گوسفندان ترا جملہ بردند۔

درس ۵۴

فارسی بناؤ:

رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاشانۂ نبوت سے نکل کر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے، ان کو ساتھ لیا اور پیدل روانہ ہو گئے، آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے یہ دیکھ کر صدیق اکبر نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور غارِ ثور تک لے گئے، جب غار کے قریب پہنچے تو صدیق اکبر نے کہا کہ حضور ابھی باہر ہی رہیں تاکہ میں غار صاف کر دوں؛ اس لیے کہ غار میں عموماً کیڑے مکوڑے رہتے ہیں، صدیق اکبر غار کے اندر داخل ہوئے اور اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر سارے سوراخ بند کر دیے، ایک سوراخ باقی رہ گیا، اس پر صدیق اکبر نے اپنی ایڑی رکھ دی اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اندر تشریف لائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور صدیق اکبر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے، سانپ نے صدیق اکبر کے پاؤں میں کاٹ لیا انھوں نے پاؤں کو بالکل جنبش نہ دی کہ کہیں آپ بیدار نہ ہو جائیں، لیکن تکلیف کی شدت کی وجہ سے حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر جا گرے، آپ جاگ گئے، حضرت ابو بکر نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے، آپ نے اپنا لعاب دَہن زخم پر لگا دیا فوراً تکلیف دور ہو گئی۔

درس ۵۵

اردو میں ترجمہ کرو:

تا ابد یا رب ز تو من لطفہا دارم امید
از تو گر امید بُبُرم از کجا دارم امید

ہم فقیرم ہم غریبم بے کس و بیمار و زار
یک قدح زاں شربت دار الشفا دارم امید

ہم بدم ، بد گفتہ ام، بد ماندہ ام ، بدکردہ ام
باوجودِ ایں خطاہا من عطا دارم امید
منتہاے کار تو دائم کہ آمرزیدن است
زاں کہ من از رحمتِ بے منتہا دارم امید

ہر کسے امید دارد از خداے جز خدا
لیک عمرے شد کہ از تو من ترا دارم امید
روشنیِ چشم من از گریہ کم شد اے حبیب
ایں زماں از خاکِ کویت تو تیا دارم امید

محیؔ می گوید کہ خونِ من ، حبیب من بریخت
بعد ازیں کشتن ازو من لطفہا دارم امید

(منسوب بہ غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدّس سرہ العزیز)

درس ۵۶

فارسی بناؤ :

• حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندر جہاں بانی اور کشور کشائی کی بھرپور صلاحیت موجود تھی، بلاشبہہ حضرت عمر فاروق نے قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتوں کا خاتمہ کر کے عراق و ایران اور شام و مصر پر اسلامی اقتدار کا پرچم لہرایا اور اپنی قوت و شوکت کا رعب قائم کر دیا تھا، لیکن شاہ ایران اور قیصر روم کھوئے ہوئے اقتدار کو حاصل کرنے کے لیے وقت کا انتظار کر رہے تھے۔ چناں چہ شہادت فاروقی کے فوراً بعد مفتوح اقوام نے انگڑائی لی، بغاوت کے طوفان اٹھے، کھوئی ہوئی سلطنت واپس لینے کے لیے منصوبے تیار کیے گئے۔ ہمدان، رَے، آذربیجان، خراسان، اسکندریہ میں شورشیں اٹھیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکمت عملی اور حسن تدبر سے تمام بغاوتوں کا خاتمہ کیا۔ مفتوح اقوام کے دل جیت لیے۔ اسلامی حکومت کو استحکام حاصل ہوا۔ مخالفین کے حوصلے پست پڑ گئے۔

• اسلامی نظام سلطنت کے تمام شعبے عہد فاروقی میں قائم ہو چکے تھے اور ان کی عملی جدوجہد نے تابندہ مثالی نمونہ پیش کر دیا تھا، حضرت عثمان غنی نے انھیں خطوط پر اپنے نظامِ حکومت کی بنیاد رکھی۔

درس ۵۷

اردو میں ترجمہ کرو:

• برائے صبحانہ وناشتا بجائے چائے وقہوہ وشیر، میوۂ تازہ ویا اقلاً شیرۂ میوہ یا ماست بخورید، در میان میوہ ہا انجیر وسیب وانگور ونارنج وبادام وخرما وگلابی بسیار مفید است۔

• غذائے شام ونہار باید سبزی ہا و ماست وحبوبات تازہ باشد، سبزی ہا را ہر قدر خام بخورند بہتر است از خوردنِ اشیائے محرک مثل سرکہ وخردل وفلفل باید پرہیز کرد۔

• در میان غذا آب خوردن خوب نیست، اما قبل ازاں ویا بعد ازاں بسیار خوب است۔

• روزہ گرفتن بہ خصوص در موقع سوئے ہضم بسیار نافع است، ولے در حین آں تامی تواں آب گرم ویا شربت میوہ باید بسیار خورد تا معدہ وروده ہا را بشوید وخوں را تصفیہ کند۔

• غذا را کاملاً باید در دہاں بجاوید تا بخوبی حل شود، ایں کار ہضم را تسریع کند۔

• در حین خوردن غذا وبعد ازاں ہمیشہ باید شاد وخرم وخنداں بودہ، سخن ہائے غم انگیز وکدورت آمیز را بہ کلی دور انداخت ودر حال غضب وعصبانیت وہیجان نہ باید غذا خورد کہ بجائے صحت مضرت می بخشد، خندیدن برائے قوت اعصاب وسہولتِ ہضم ورفع یبوست بسیار نافع است۔ (نصاب فارسی از: ڈاکٹر غلام سرور)

درس ۵۸

فارسی بناؤ:

• حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ محو خواب تھے، مگر قسمت بیدار تھی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک نور دیکھا جو آسمان سے مکہ کی چھت پر نازل ہوا اور مکہ میں

کوئی گھر ایسا نہ تھا جو اس نور سے روشن نہ ہوا ہو، ہر گھر کے انوار یکجا ہو کر ایک ہی نور بن گئے یہ نور سب سے پہلے میرے گھر میں آیا، میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا، صبح کے وقت میں نے اپنا خواب ایک یہودی اسقف سے بیان کیا اور تعبیر دریافت کی، اس نے کہا: اس خواب کے بارے میں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا، چند روز بعد میں بغرض تجارت حورا کے کلیسا میں بحیرا راہب کے پاس پہنچا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی۔ بحیرا نے چند سوالات قبیلے، وطن اور پیشے کے بارے میں کیے، جواب میں، میں نے کہا: میں قریشی ہوں، مکہ کا رہنے والا ہوں، تجارت پیشہ ہوں۔ بحیرا نے کہا: اگر اللہ نے تجھے سچا خواب دکھایا ہے تو بات یوں ہوگی کہ تمھارے قبیلے سے ایک نبی مبعوث ہوگا، اس کی زندگی میں تم اس کے وزیر اور اس کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ ہوگے۔

ابو بکر مکہ کے عقل مند لوگوں میں تھے، بتوں کی عبادت کو حماقت سمجھتے تھے اور محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صداقت وامانت کے قائل تھے، جب انھوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو کسی شک وشبہہ کے بغیر ان پر ایمان لائے۔

درس ۵۹

اردو میں ترجمہ کرو:

بکار خویش حیرانم اَغثنی یا رسول اللہ
پریشانم پریشانم اَغثنی یا رسول اللہ
نہ دارم جز تو ملجاے نہ دانم جز تو ماواے
توئی خود ساز و سامانم اَغثنی یا رسول اللہ
شہا بے کس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریضِ درد عصیانم اَغِثنی یا رسول اللہ
اگر رانی و گر خوانی غلامم انتَ سلطانی
دگر چیزے نمی دانم اَغِثنی یا رسول اللہ

چوں محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد
بجویم از تو درمانم آغثنی یا رسول اللہ

گرفتارم رہائی دہ مسیحا ! مومیائی دہ
شکستم رنگ سامانم آغثنی یا رسول اللہ

رضایت سائل بے پر توئی سلطان لا تنہر
شہا! بہرے ازیں خوانم آغثنی یا رسول اللہ

(امام احمد رضا۔ حدائق بخشش)

درس ۶۰

فارسی بناؤ :

اسلام میں حلال روزی کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اسی لیے جہاں عبادت کا حکم دیا گیا ہے، وہیں حلال چیزیں کھانے کا بھی حکم دیا گیا ہے، چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پاک چیز کھاؤ اور نیک کام کرو۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایمان اور نماز کی فرضیت کے بعد رزق حلال کی تلاش ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم نمازیں پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزے رکھتے رکھتے تانت کی طرح دبلے ہو جاؤ پھر بھی کچھ قبول نہ ہوگا جب تک کہ تقویٰ اختیار نہ کرو اور مال حرام سے نہ بچو، رزق حرام کھا کر عبادت کرنا ایسا ہے جیسا کہ گوبر پر مکان تعمیر کرنا۔ یاد رکھو رزق حلال قلب کی نورانیت میں بڑا اثر رکھتا ہے، لہٰذا مال حرام سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔

رزق حلال سے انسان کی طبیعت نیکی کی طرف مائل ہوتی ہے ، انسان عبادت گزار ہوتا ہے اور اس کے اندر عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جذبہ موج زن ہوتا ہے، رزق حلال کھانے سے چہرہ نورانی ہوتا ہے۔

جن چیزوں کے حرام ہونے پر علمائے دین کا فتویٰ ہے ان کا استعمال نہ کرو؛ کیوں کہ ان کے استعمال سے آدمی فاسق اور بے اعتبار ہو جاتا ہے۔

درس ٦١

اردو میں ترجمہ کرو :

روزے شیرے بہ طلبِ صید از بیشہ بیروں رفت، تیر اندازے ہر دو بچہ او را بکشت، و پوست بکشید، چوں شیر آمد و بچگاں را ازاں گونہ بر زمین افگندہ دید، فریاد بآسمان رسانید، در ہمسایگی او شگالے بود، آواز بشنود، و بہ نزدیک او رفت و گفت: موجب ضَجرت چیست؟ شیر صورت حال باز راند، گفت: "بداں کہ ہر ابتدائے را انتہائے ست۔" و ہر گاہ کہ مدت عمر سیری شد و ہنگام اجل فراز آمد، آں لحظہ تاخیر صورت نہ بندد، نیز بنائے کارہائے عالم برایں نہادہ شدہ است بر اثرِ ہر غم چشمِ شادی می باید داشت، و در عقبِ ہر سُوری شَیونی توقع می باید کرد، و در ہمہ احوال بہ قضائے آسمانی رضامی باید داد کہ پیرایۂ خردمنداں در حوادث صبر است۔

جزع در توقف آر، و انصاف از نفس خود بدہ کہ آں چہ تیر انداز با تو کرد، اضعاف آں از تو بر دیگراں رفتہ است، و ایشاں ہم چنیں جزع و اضطراب در میاں آوردند، و باز بہ ضرورت صَبور گشتہ، و نشنودۂ کہ ہر چہ کردہ شود مکافات آں از نیکی و بدی بر اندازۂ کردار خویش چشم می باید داشت۔ چہ ہر کہ تخم پراگند رَیع آں بے گمان بر دارد، اگر ہمیں سیرت را ملازمت خواہی نمودن ازیں ہا بسے باید دید، اخلاق خود را بہ رفق و کم آزاری آراستہ گرداں و دیگراں را مترساں تا ایمن توانی زیست۔ (نصاب فارسی از ڈاکٹر غلام سرور)

درس ٦٢

فارسی بناؤ :

فتح نہاوند کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجلس مشاورت میں ایرانیوں کی بغاوت، سرکشی اور فوجی تیاریوں کے اسباب معلوم کیے تو بتایا گیا کہ ایرانیوں کی شورش و بغاوت اور صف آرائی کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ان کا بادشاہ یزدگرد فارس میں موجود ہے اور جب تک وہ موجود رہے گا ایرانی برابر لڑتے رہیں گے اور بغاوت و جنگ کا خاتمہ نہ ہو سکے

گا، اگر آپ ہم کو بلاد ایران پر عام لشکر کشی کی اجازت دیں تو ہم ان کے بادشاہ کو ایران سے نکال دیں، اس وقت ان کی امیدیں منقطع ہو جائیں گی اور یہ سلسلۂ فتن ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مناسب رائے پسند کی اور حدود فارس سے کیانی اقتدار کا خاتمہ کرنے کے لیے ایران کے تمام صوبوں پر لشکر کشی کا فیصلہ کر لیا، تاکہ پورا ملک بے جان ہو کر اسلامی اقتدار کے سامنے گھٹنے ٹیک دے اور کوئی ایرانی سردار پہلے کی طرح صف آرائی کی جرأت نہ کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد علم تیار کرائے اور مختلف سرداروں کی قیادت میں ایران کی سمت فوجیں روانہ کر دیں، یہ تمام لشکر مقررہ محاذوں کی طرف ۲۱ھ میں روانہ ہوئے۔ (خلفائے راشدین ص: ۲۲۷، از مولانا محمد عاصم اعظمی)

درس ۶۳

اردو میں ترجمہ کرو:

اے شافع تر داماں وے چارۂ درد نہاں
جان دل و روح رواں یعنی شہ عرش آستاں

اے مسندت عرش بریں وے خادمت روح امیں
مہر فلک ماہِ زمیں شاہ جہاں زیب جناں

عین کرم ، زین حرم ، ماہِ قدم ، انجم خدم
والا حشم ، عالی ہمم ، زیر قدم صد لا مکاں

آئینہ ہا حیران تو ، شمس و قمر جویان تو
سیارہا قربان تو ، شمعت فدا پروانہ ساں

گل مست شد از بوئے تو، بلبل فدائے روئے تو
سنبل نثارِ موئے تو ،طوطی بیادت نغمہ خواں

در ہجر تو سوزاں دلم ، پارہ جگر از رنج و غم
صد داغ سینہ از الم ، در چشم دریائے رواں

بہر خدا مرہم بنہ ، از کار من بکشا گرہ
فریادرس دادے بدہ ، دستے بما افتادگاں

شکر بدہ گو یک سخن ، تلخ است بر من جان من
بارے نقاب از رخ فگن ، بہر رضائے خستہ جاں

(امام احمد رضا قدس سرہ۔ حدائق بخشش دوم ص:۵۵)

درس ۶۴

فارسی بناؤ:

حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۲ھ میں قصبہ بھوج پور ضلع مرادآباد میں دوشنبہ کے دن صبح کے وقت پیدا ہوئے، آپ کا گھرانا دین دار تھا، والد ماجد حافظ غلام نور عاشق قرآن اور خدا رسیدہ بزرگ تھے، آپ نے قرآن مجید والد ماجد کے پاس حفظ کیا، پھر ابتدائی اردو اور فارسی کی تعلیم کے لیے مولوی عبد المجید بھوجپوری اور ابتدائی عربی تعلیم کے لیے حکیم محمد شریف کی خدمات حاصل کیں، درجۂ مولوی کی تکمیل جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں کی، پھر متوسطات اور منتہی کتابوں کے درس کے لیے اجمیر شریف کا سفر کیا، وہاں آپ نے دار العلوم معینیہ عثمانیہ میں داخلہ لیا اور پورے نو سال صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہ کر درس نظامی کے تمام فنون اور منتہی کتابوں کی تعلیم اساتذہ سے حاصل کی۔

فراغت کے بعد استاذ گرامی حضرت صدر الشریعہ کے حکم سے ۲۹؍ شوال ۱۳۵۲ھ میں بحیثیت صدر المدرسین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور تشریف لائے اور تدریس کا کام کیا، آپ نے اپنی دن رات کی کوشش سے اس مدرسے میں چار چاند لگا دیے، چند ماہ کے بعد آپ نے دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم کے نام سے نئی عمارت کی بنیاد ۱۳۵۳ھ میں رکھی، جس کا تاریخی نام باغ فردوس (۱۳۵۳ھ) ہے۔ اس ادارے نے اتنی

شہرت حاصل کی کہ ہندوستان کے گوشے گوشے سے طلبہ کا ہجوم اس قدر بڑھا کہ وہ وسیع و عریض عمارت بھی تنگ دامانی کا شکوہ کرنے لگی، پھر آپ نے ۱۳۹۲ھ میں الجامعۃ الاشرفیہ کے نام سے علم و فن کا ایک ایسا شہر بسایا جس میں ہندو بیرون ہند کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں تحصیل علم کر سکیں، چوں کہ اس ادارے کی ہر اینٹ میں آپ کا اخلاص شامل ہے، اس لیے ہزار مشکلات کے باوجود ادارے کا علمی فیضان صرف ملک گیر نہیں بلکہ عالم گیر ہوتا جارہا ہے۔ خداے تعالیٰ علم و فن کے اس چمن کو ہمیشہ آباد رکھے۔ (آمین)

درس ٦٥

(ایک طالب علم کا خط باپ کے نام)

اردو میں ترجمہ کرو:

جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۷/ ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ

پدر مہربانم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بحمد اللہ سالم ہستم و امید دارم کہ مزاج ہمایوں راملالے نہ باشد، مدتے است مدید کہ بخدمت شما مراسلتے نہ فرستادم، وجہ این ست کہ امتحان نہایئم قریب تر است، بعد از چند روز آغاز خواہد گرفت، درس خود رایاد می گیرم، در سہ ماہہ گزارند کہ بخدمت شما مراسلہ نویسم، ہمہ اوقات در درس و مطالعۂ کتب اشتغال دارم، حتی کہ فرصتے نہ دارم کہ برائے تفرج و گردش از اطاق بیروں روم بدیں سبب صححتم نازل شدہ است۔

الحاصل دریں ایام ہمہ اوقات خود را در حفظ دروس صرف می کنم تا در امتحان بدرجۂ امتیاز ظفر یابم۔

پدر بزرگوار! دعا کنید کہ رب کریم مرا از کامیابی و کامرانی سرفراز کند، ان شاء اللہ بعد امتحان قدم بوسی شما خواہم کرد، مادر مہربانم را احترام فائق و سلام رائق تقدیم می نمایم۔ والسلام

محمد ساجد

(زمرۂ اول) جامعہ اشرفیہ

(صدر المدرسین کے نام ایک طالب علم کی طرف سے رخصت کی درخواست)

بخدمت حضرت اقدس صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارک پور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی مرتبت! در ہفتۂ آئندہ در خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف تقریب مسابقۂ تجوید قرآن صورت خواہد گرفت، در آں تقریب طلاب مدارس و دانش کدہا شرکت می نمایند تصمیم گرفتم کہ دراں مسابقہ شرکت کنم، بصد ادب و احترام عرضی می گزارم کہ رخصت ہفت ایام از دوشنبہ تا یک شنبہ بندہ را مرحمت کنید۔ عنایات بے کراں باشد۔ والسلام

کفش بردارت

محمد یوسف (زمرۂ چہارم) جامعہ اشرفیہ۔ مبارک پور

۱۰ر ذی القعدہ ۱۴۲۴ھ

مشق:

۱- اپنے دوست کے نام فارسی زبان میں ایک خط لکھو اور اسے اپنے بھائی کی شادی میں شرکت کی دعوت دو۔

۲- ناظم مدرسہ کے نام فارسی زبان میں ایک درخواست لکھو جس میں یوم معراج کے تعلق سے ایک تقریب منعقد کرنے کی اجازت طلب کرو۔

فرہنگ

فارسی سے اردو

درس (۳)

گربہ	بلی
پا	پیر
خو	عادت
شُتُر	اونٹ
شیر	دودھ
گاو	گائے
مِسطر	اسکیل
دختر	لڑکی
زوجہ	بیوی
عندلیب	بلبل
ہمشیر	بہن
خوشہ	گچھّا
شجر	درخت/پیڑ
انبہ	آم
دوچرخہ	سائیکل
اُطاق	کمرہ، خیمہ
کاسہ	پیالا، گلاس
دہان	منہ
خود	اپنا

درس (۴)

شمشیر (بیائے مجہول)	تلوار
برہنہ	ننگا/ننگی
وحشی	جنگلی
سگ	کتّا
ترش	تلخ، کھٹا
کارد	چھری
کند	بھتری
دلیر	بہادر
سبو	گھڑا
کہنہ	پرانا
مینا	شیشہ کی بوتل
منقش	نقش ونگار کیا ہوا
چشمہ	چشمہ (جہاں پانی زمین سے خود بخود نکلتا ہے)
صافی	صاف، ستھرا
خامہ	قلم

نو — نیا
تلخ — کڑوا

درس (۵)

چشمان — آنکھیں، چشم کی جمع
لانہ — آشیانہ، گھونسلا
برگ — پتا ، جمع برگہا
شیریں — میٹھا
چوب — لکڑی
مداد — روشنائی
قشنگ — خوب صورت

درس (٦)

طفلان — بچے، طفل کی جمع
دختران — لڑکیاں، دختر کی جمع
کاسہ — پیالا
لبریز — بھرا ہوا، پُر
عینک — چشمہ، آئینہ، جمع عینکہا

درس (۷)

پختہ — پکا ہوا
رنجور — رنجیدہ
طاؤس — مور
گُرُسنَہ — بھوکا
دکتور — ڈاکٹر
کشتی بان — ملاح
دست مال — رومال

کثیف — میلا

درس (۸)

اہلی — پالتو
بعید — دور
اردک — بطخ
مو — بال، مویش اس کا بال
چگونہ — کیسا

درس (۹)

صندلی — کرسی
عقب — پیچھے، بعد

درس (۱۰)

ولادت — پیدائش
تعطیل — چھٹی
لباس پشمی — اونی لباس
لبادہ — لباس
تفرج — تفریح

درس (۱۱)

سِن — عمر
موتور — موٹر
ماشین دوخت — سلائی مشین

درس (۱۳)

تَرہ — ترکاری
میوۂ پختہ — پکا ہوا میوہ
جُرّاب — موزہ

کبود	نیلا
خواہر	بہن
زنان	عورتیں
چغہ	جبہ
پرکار	پرکار (دائرہ کھینچنے کا اوزار)
ناگاہ	اچانک
استخوان	ہڈی

درس (۱۴)

آخوند	استاد
آموختہ	از مصدر آموختن سیکھنا، سِکھانا
خویش	اپنا/اپنی
خیاط	درزی
مقراض	قینچی
دستمال	دستی
فراش پُست	ڈاکیا
پاکت	لفافہ
صندوق پُست	لیٹر بکس
مرکب	روشنائی
غلیظ	گاڑھی
آبکی	پتلی

درس (۱۵)

دیشب	گزشتہ رات
گدا	فقیر
خواب گرفتن	سونا
دیروز	گزشتہ دن
لب	کنارہ
جو	دریا
آتوبوس	موٹر بس
فنجان شاے	چاے کی پیالی

درس (۱۶)

ہنگام رفتن	جانے کا وقت
نیم روز	دوپہر
طفلک	چھوٹا بچہ
ماہ عید	عید کا چاند
جُستن	تلاش کرنا، ڈھونڈنا
دمیدن	طلوع ہونا
قوس قُزح	دھنک
گوشہ	کنارہ
مُبل	صوفہ
قالی	قالین

درس (۱۷)

مرغے	ایک پرندہ
می انداخت	چلاتا تھا
سوزن	سوئی
نجاری	بڑھئی گیری
دیگ دان	چولھا
شوکولات	چاکلیٹ

صرف می کرد	خرید تا تھا
مغازہ	دوکان
چمدان	سوٹ کیس

درس (۱۸)

پشیماں	شرمندہ
مردماں	لوگ
عذر گناہ	غلطی کی معذرت
پرستیدن	پوجنا
غذاے صالح	اچھی غذا
رفیقان	رفیق کی جمع ساتھی
سَبک مغز	بے وقوف
تذکرہ	پاسپورٹ
کفایت شعاری	کم خرچی
یخ چال	فریج

درس (۱۹)

تربیت تدریس	تدریسی ٹریننگ
چیدن	چننا
روغن سَرشف	سرسوں کا تیل
روغن فروش	تیلی — تیل بیچنے والا
طلبیدن	طلب کرنا، بلانا
روزنامہ	اخبار
منتشر کردن	شائع کرنا
مقاطعہ کار	ٹھیکے دار
مقاطعہ	ٹھیکا

ترہ گوجہ فرنگی	ٹماٹر کی ترکاری
مردم در	شیر
نواختن	نوازنا

درس (۲۰)

ابروکشادہ دارد	خوش رہتا ہے
آموزگار	استاذ
آزاری	توستا تا ہے از مصدر آزاریدن
زمرہ	جماعت، گروہ
آروغی	توڈکار لیتا ہے۔ از مصدر آروغیدن
دروغ	جھوٹ
آمیختن	ملانا، شامل کرنا
بادیان	سونف
نُخود	چنا

درس (۲۱)

رُود	دریا
غذا تہیہ می نمایند	کھانا تیار کرتی ہیں
لوح حجر	سلیٹ
سُرفہ	کھانسی
قلم زر چک	پھلجھڑی
شور	کھاری
چِرکیں	میلا، گندا
دست نمی زنند	تالی نہیں بجاتے ہیں

طیور	چڑیاں
نغمہ پردازی می کنند	گاناگاتی ہیں

درس (۲۲)

زود	جلد
موسم باراں	بارش کا موسم
پرچم	جھنڈا
تُرب	مولی
تخمِ مرغ	انڈا
صبحانہ	صبح کاناشتہ
عصرانہ	شام کاناشتہ
بامیا	بھنڈی
قَرع	کدّو
پس فردا	آنے والا پرسوں
نواخانہ	جیل، قید خانہ

درس (۲۳)

دشنام	گالی
ہرزہ مگردید	تم لوگ آوارہ نہ پھرو
ہم درس	ہم سبق
بانک	بینک
جائزہا	انعامات، جمع جائزہ
آشفتن	پریشان ہونا، پریشان کرنا

درس (۲۴)

پدرمادر	نانا
دستگاہ	صنعتی کارخانہ
کَبک	چکور (پرندہ)
دُرّاج	تیتر
حَمام	کبوتر
گُشنیز	دھنیا
میخک	لونگ
قاقُلہ	الائچی
رئیس دانش کدہ	پرنسپل
خواہرزادہ	بھانجا
خوش دامن	ساس
زوج خواہر	بہنوئی
ساعت بغلی	جیبی گھڑی
رادیو	ریڈیو

درس (۲۵)

خلق	مخلوق
خر	گدھا
باربر	بوجھ لادنے والا، بوجھ ڈھونے والا
بہ	بہتر
انسانِ مردم در	لوگوں کوستانے والاانسان
لشکری	سپاہی
زیاں کنندہ	نقصان کرنے والا
مار	سانپ
زہرناک	زہریلا

درس (۲۶)

مانند	طرح
افسردہ دل	غم زدہ، غم گین
ظرف شکستہ	ٹوٹا ہوا برتن
قزاقان	چور، واحد قزّاق
تاراج	لوٹ
میوہ ہائے رسیدہ	پکے ہوئے پھل، میوے
نورس	کچا
دریں بین	اسی درمیان
مقاومت	مقابلہ

درس (۲۷)

تہیہ کردن	تیار کرنا
صبح گاہ	صبح کا وقت
شباں گاہ	رات کا وقت
دانش گاہ	یونیورسٹی
ہموار	برابر
بامداداں	صبح
دبستاں	پرائمری اسکول
رئیس دبستاں	ہیڈ ماسٹر

درس (۲۸)

تابہ	توا
گل گیر	چھوٹی قینچی
صبوری	خوبی۔ صبر
کام گاری	کامیابی
رستگاری	چھٹکارا

درس (۲۹)

پُست خانہ	ڈاک خانہ
افتاں وخیزاں	گرتے پڑتے
خِراماں خِراماں	ٹہلتے ٹہلتے
جہاں	کودتے ہوئے از مصدر جستن
زناں	مارتے ہوئے از مصدر زدن
توے ہتل	ہوٹل کے اندر
فرحاں فرحاں	خوشی خوشی
ریستوران	ہوٹل
توپ	لشکر
غلطاں	لڑھکتے لڑھکتے
خروشاں	شور کرتے ہوئے از مصدر خروشیدن
گار	ریلوے اسٹیشن
رمیدن	بھاگنا
غراں	غراتا ہوا

درس (۳۰)

انتقام گرفتن	بدلہ لینا
جہل مرکب	دوہری نادانی
اَبدالدہر	ہمیشہ ہمیش

درس (۳۱)

عزیز	دوست
خارد	کھجلاتا ہے۔ فعل مضارع از مصدر خاریدن۔
گرگ	بھیڑیا
فت بال	فٹ بال
پول کاغذی	نوٹ

درس (۳۲)

اسیر	قیدی
کمند	شکنجہ
ہوا	خواہش
دلا	اے دل
خردمندی (خردمند ہستی)	تو عقل مند ہے
سیر	شکم سیر، پیٹ بھرا ہوا
نان جویں	جو کی روٹی
خوش نہ نماید	اچھی نہیں لگتی
توانگری	مال داری
دہمت	میں تمھیں عطا کروں
مشتغل شوی	مشغول ہو جائے گا
درویش کنمت	تمھیں فقیر بنا دوں
کجا دریابی	کہاں پائے گا
کے شتابی	کب جلدی کرے گا

درس (۳۳)

نمرہ	نمبر
برشکال	برسات
دانش کدہ	کالج
کوک کردن	چابی دینا
فرمان دار	حاکم ضلع

درس (۳۴)

طیور	پرندے
نغمہ سنجی	چہچہانا
رشوہ گرفتن	رشوت لینا
مدیر	ایڈیٹر
رئیس دانش کدہ	پرنسپل
جفاکش	محنتی
کوشیدن	کوشش کرنا
شوریدن	برہم ہونا

درس (۳۵)

ضعیف	کمزور
بیمارستان	اسپتال
حروف زدن	بولنا، بات کرنا
مور	چیونٹی
طعامہاے گوناگوں	قسم قسم کے کھانے
شہربان	سپاہی

درس (۳۶)

مگس	مکھی

مصطبہ — پلیٹ فارم
ادارۂ پست — ڈاک خانہ
بازندگان — کھلاڑی
مدیر مجلّہ — رسالے کا ایڈیٹر
مشاورت کردن — مشورہ کرنا
ہندوانہ — تربوزہ
آفتاب — دھوپ

درس (۳۷)

جوہر — موتی
خَلاب — کیچڑ
نفیس — عمدہ
خسیس — ذلیل
حافظ — شیراز کے مشہور صوفی شاعر، جن کی کتاب "دیوان حافظ" ہے۔
مَے کدہ — شراب خانہ
جُل — جھول
اطلس — ریشمی کپڑا
بَذل — خرچ
بوم — اُلّو
ہُما — ایک پرندے کا نام، کہا جاتا ہے کہ جس کے سر سے گزر جائے وہ بادشاہ ہو جائے۔
معدوم — جس کا وجود نہ ہو

چرخ — آسمان
کام بخیل — بخیل کا مقصد
اقبال — فتح مندی
کفش — اس کی ہتھیلی
گنج — خزانہ
رُبع مسکوں — دنیا
نیرزد — قابل نہیں
روزگار — زمانہ
بہشتی — جنتی
خبر — حدیث

درس (۳۹)

پرتغال — سنترہ
کیلو — کلوگرام
بفرمائید — تشریف لائیے، تشریف رکھیے
خرم — میں خریدوں واحد متکلم مضارع، از مصدر خریدن۔
مشتری قدیمی — پرانا گاہک
صورت حساب — بل
بکشم — میں کھینچوں یعنی نکالوں
متشکرم — شکر گزار ہوں

درس (۴۱)

مَرغ زار — سبزہ زار
دام — جال

توبره	تھیلا
درزیربرگ	پتے کے پیچھے
صیاد	شکاری
کمین	گھات
خیل	جماعت، جھنڈ
زیرک	چالاک
گرسنگی	بھوک
میل کردن	رغبت کرنا
کریہ منظر	بدصورت
زشت رو	بدشکل
رخسارہ	گال
جمالے دارم بے نظیر	بلا کی خوب صورت ہوں
جبین	پیشانی
بدر منیر	روشن چاند
لاف	ڈینگ
گزاف	ڈینگ

درس (۴۴)

حرف بزن	بات کر
چاپ کردن	چھاپنا
ضرر	تکلیف
ریسمانی	سوتی
طِلا	سونا
نقرہ	چاندی
مِس	تانبا
فِلزات	دھات، فِلز واحد
سُرب	سیسہ
رُوی بہ واو مجہول	کانسہ
اسرب	سیسہ
سعی	کوشش

درس (۴۵)

عاقبۃُ الامر	انجام کار، آخر کار
عزیزِ مصر	مصر کا بادشاہ
حقارت	ذلت
فقیہ	عالم دین
مسکنت	غربت
باری	پروردگار
افزوں	زیادہ
زنبور	بھڑ
نیش	ڈنک
مالیدن	ملنا، مضارع مالد
نالیدن	رونا، مضارع نالد
زور	طاقت
مردم آزاری	لوگوں کو ستانا
بجا	مناسب
نہاں خواہی	چھپانا چاہے
بے حلم	بے صبر

درس (۴۷)

فرستادہ است   بھیجا ہے
فہمانیدن   سمجھانا
دستور   حکم
یاد دادن   سکھانا
راست گو   سچ بولنے والا
درست کار   نیک کام کرنے والا
عیادت   بیمار پرسی

درس (۴۹)

کوچک   چھوٹا
غایت   نہایت
تفحص می کنم   پوچھ رہا ہوں
سفاک   ظالم
آرے   ہاں
لائم   ملامت کرنے والا

درس (۵۱)

کدام کس را   کسی شخص کو
خصائل   خصلت کی جمع عادت
وساوس   وسوسہ کی جمع
کبریا   اللہ تعالیٰ
سائر   تمام
انبار خوردنی   کھانے کا ڈھیر
لب   کنارہ
فروبرد   کھا گیا
گرد آورد   جمع کیا

درس (۵۳)

رَمہ   بکریوں کا ریوڑ
شُبان   چرواہا
غایت   بہت/انتہائی
مصلح   نیک
خداوند   مالک
نامحمود   برا
رود خانۂ بے آب   سوکھی ندی
بارانِ عظیم   موسلا دھار بارش
گفتی   گویا کہ
فرمان من نہ کردی   میری بات نہ مانی
دوش   رات (گذشتہ رات)

درس (۵۵)

لطف   مہربانی
قدح   پیالا
نومیدم   میں ناامید ہوں
امّا   لیکن
بدماندہ ام   برائی میں مبتلا ہوں
بدگفتہ ام   بری باتیں کرتا ہوں
دائم   ہمیشہ
رحمت بے منتہا   بے انتہا رحمت
عمرے شد   ایک عرصہ ہوا، ایک عمر گزرگئی
توتیا   سرمہ

درس (۵۷)

اقلاً	کم از کم
ماست	دہی
نارنج	سنترا
خرما	کھجور
گلابی	امرود
حبوبات	دانے
محرک	تیز، کڑوی
خردل	رائی
فلفل	مرچ
سوے ہضم	بدہضمی
درحین آں	اس اثنا میں
تامی تواں	جہاں تک ہو سکے
رودہ	انتڑی
شوید	دھوئے
تسریع	جلدی۔ آسانی
غم انگیز	غم پیدا کرنے والا
کدورت آمیز	رنجش اور ناراضی ملی ہوئی
بہ کلی دور انداخت	بالکل دور رہنا چاہیے
غضب	غصہ
عصبانیت	غصہ
ہیجان	جوش طبیعت
یبوست	خشکی

درس (۵۹)

آغثنی	میری مدد کیجیے
ملجا	پناہ کی جگہ
ماوا	پناہ کی جگہ
بے کس نوازی	غریب نوازی
چارہ سازی	علاج کرنا
عصیاں	گناہ
رانی	ہانکنا، بھگانا، مضارع از مصدر راندن
خوانی	بلانا، مضارع از خواندن
انتَ	تو
فتنہ انگیزد	فتنہ برپا کرے
بلائے بے اماں خیزد	بلائے خوف ڈھائے
درماں	علاج
رہائی دہ	چھٹکارا دے
مسیحا	حکیم، ڈاکٹر
مومیائی	دوا
بے پر	مجبور، لاچار
توئی سلطان لا تنہر	آپ نہ دھتکارنے والے بادشاہ ہیں

درس (۶۱)

صید	شکار
بیشہ	جنگل
پوست بکشید	کھال کھینچ لی

شغال	گیدڑ
ضجرت	پریشانی، بے قراری
سیری	تمام ہونا
صورت نہ بندد	ممکن نہیں
اجل	موت
فراز	سامنے
اِثر	بعد، پیچھے
چشم داشتن	امید رکھنا
سوری	خوشی، جشن
شیونی (بکسر و فتح شین و یائے مجہول)	نالہ، غم
قضائے آسمانی	حکمِ خدا
پیرایۂ خردمنداں	عقل مندوں کا طریقہ
جَزع	بے صبری
اضعاف	زیادہ (دوگنا)
اضطراب	بے چینی
صَبور	صبر کرنے والا
مکافات	بدلہ
تخم	بیج
رَیع	پھل
ایمن	(محفوظ) امن و چین سے
رفق	نرمی، مہربانی

درس (۶۴)

تردامناں	گنہ گار، واحد تردامن
چارہ	علاج

شہ عرش آستاں	بلند بارگاہ والے بادشاہ
روح رواں	زندہ روح
مِہر	سورج
عین کرم	کرم کا چشمہ
زین حرم	حرم کی زینت
ماہ قدِم	اللہ کا چاند
انجم	ستارے، واحد نجم
خَدم	خادم کی جمع
والاحشم	بڑی شان و شوکت والا
عالی ہمم	بلند ہمت، بلند حوصلہ
	ہمت کی جمع
ساں	طرح
سنبل	ایک قسم کی خوشبودار گھاس
نثار	قربان
الم	رنج، غم۔ جمع آلام
مرہم بنہ	مرہم رکھ
فریادرس	فریاد سننے والا
داد	انصاف، بخشش
نقاب فگن	نقاب ہٹا
خستہ جاں	زخمی دل، پریشاں حال

فرہنگ

اردو سے فارسی

درس (۳)

اردو	فارسی
چشمہ	عینک
انگلی	انگشت
گیہوں	گندم
روٹی	نان
دروازہ	در
بکری	گوسفند
بھینس	گاؤمیش
ناک	بینی
لفافہ	پاکت
پارسل	امانت
منی آرڈر	حوالہ
پاسپورٹ	تذکرہ

درس (۴)

اردو	فارسی
بہن	خواہر، ہم شیر
بڑی	کلاں
بوڑھا	[illegible]
باپ	پدر
ٹھنڈا	سرد
پانی	آب
چالاک	چابک، زیرک
لڑکا	پسر
خوب صورت	خوب
چوڑا	کشادہ
لنگڑا	لنگ
بھاری	گراں
بوجھ	بار
اندھا	نابینا
عقل مند	عاقل

درس (۵)

اردو	فارسی
مدرسہ	دبستاں
گھنٹی	زنگ
پالتو	اہلی
مرغی	ماکیان
کھٹا	ترش

لیمو لیمون

لمبا دراز

چونچ منقار

درس (۶)

گھڑی ساعت

کاپیاں بیاضہا، واحد بیاض

پرندہ مرغ

چھوٹا کوتاہ

انگوٹھیاں انگشتریہا، واحد انگشتری

سائیکل دوچرخہ

چمکتا رخشندہ

درس (۷)

پتا برگ

اسٹیل فولاد

چمچا قاشق

بگلا غاز

کھلاڑی بازی گر

قینچی مقراض

پاگل دیوانہ

درس (۸)

گھوڑے اسپہا

تالے قفلہا، واحد قفل

بیوی زوجہ، زن

ماموں خال

دادا جد، جمع اجداد

درس (۹)

چھت سقف

ٹرین ترن، کالسکہ

اسٹیشن ایستادگاہ، استاسیون

تھیلا کیف

میدان صحرا، دشت

پودینا نعناع

درس (۱۰)

آنکھ چشم

میز میز

موٹرسائیکل موتورسیکل

درس (۱۳)

اٹلس اطلس

پھٹ گیا درید

ڈاکٹر دکتر، دکتور

ٹھوکر کھانا شکوخیدن

گر پڑنا زمین خوردن

درس (۱۴)

تنخواہ مواجب

کرسی صندلی، جمع صندلیہا

کپڑا	جامہ
درزی	خیّاط

درس (۱۵)

گرانا	افگندن۔ انداختن
گالی	دشنام
مرغا	خُروس

درس (۱۶)

پنجرا	قفس
پریشان کرنا	آشفتن
دودھ	شیر
ملانا	آمیختن
چوکھٹ	دہلیز
سر جھکانا	سر انداختن
کبھی کبھی	گاہے گاہے
ہنسنا	خندیدن
باہر نکلنا	برآمدن
پیچش	پیچش۔ ضعف معدہ
مچھلیاں	ماہیہا، واحد ماہی
تلنا	بریاں کردن
چڑیا خانہ	باغ وحش

درس (۱۷)

چرنا	چریدن
چور	دزد، جمع دزداں
نقب لگانا	نقب زدن
جنگ کرنا	ستیزیدن
دھاگا	رشتہ
لیکن	لاکن
برا	بد
خط	نامہ

درس (۱۸)

فریج	یخ چال، ثلّاجہ، مُبرِّد
کیا اچھا ہوتا	چہ خوب شدے
چھوڑنا	رہا کردن

درس (۱۹)

قید خانہ	زنداں
اوڑھنی	سرانداز
ملازمت کی درخواست کرنا	تقاضاے شغل کردن
اسپتال	بیمارستاں
چیچک کا ٹیکا لگانا	آبلہ کوبیدن
کچھوا	سنگ پشت
بندوق چلانا	تفنگ انداختن
گھڑیال	نہنگ
بہانا	ریختن

درس (۲۰)

اڑانا	پرانیدن
امتحان کی فیس	رسم امتحان
جھنڈا	علم۔ پرچم
بلند کرنا	افراختن
گوالا	شیر فروش
مکھن	مسکہ
ریشمی کپڑا	ابریشمی

درس (۲۱)

ہولڈر	قلم آہنی
کوئلہ	زُغال
کان	معدن
اخروٹ	چار مغز
انگور	انگور، عنب
ناسپاتی	ہلو
میڈیکل کالج	دانش کدۂ پزشکی
سنوارنا	آراستن
جان چرانا	تنبلی کردن

درس (۲۲)

تھیٹر	تماشاگاہ
پھیپھڑا	ریَہ، شُش
موزہ	جورب
دستانہ	دست کش
تھرما میٹر	حرارت پیما
ٹیلی فون	تلفن/تلفون

درس (۲۳)

پاکٹ مار	کیسہ بُر
بنیا	بقال
ادھار	وام
برنی	زنبور
چھتا	لانہ
جلانا	آتش زدن
مقرر	گماشتہ

درس (۲۴)

ڈاکٹر	پزشک
انجکشن	آبلہ کوبی کردن
عطار	داروشناس
دوا	دارو
گھبرانا	سہمگین شدن

درس (۲۵)

خدمت کرنے والا	خدمت گار
بھینس	گاوَمیش
فتنہ برپا کرنے والا	فتنہ پرور
سستی کرنے والا	کاہل
بھیک مانگنے والا	سائل، گداگر
غلامی	بندگی

درس (۲۶)

آدھا پکا ہوا — نیم برشت
انڈا — بیضہ، تخم
بھنا ہوا — بریاں
جان بوجھ کر — دیدہ ودانستہ
سانپ کا کاٹا ہوا — مار گزیدہ
بچھو کا کاٹا ہوا — کژدم گزیدہ
پھٹی پرانی — بوسیدہ

درس (۲۷)

مندر — بت کدہ
گدھ — کرگس
چہچہانا — نغمہ سنجی کردن
فن جراحی — جراحت

درس (۲۸)

جھاڑو — جاروب
کھیتی — کاشت کاری، زراعت
چمڑا — چرم
جوتا — کفش
لنگی — تہبند

درس (۲۹)

گرتے پڑتے — افتاں وخیزاں
پیاسا کوا — زاغ تشنہ
ابلنا — جوشیدن
آلو — سیب زمینی
پالک — اسفاناخ
شلجم — شلغم

درس (۳۰)

لالچی — حریص
ان کی زندگی سے کھیلتے ہیں — از حیات آناں بازی می کنند / زندگانی آناں را برباد کنند
دسترخوان — سفرہ
پلیٹ — بُشقاب

درس (۳۱)

سوتی کپڑا — جامۂ کرپاسی

درس (۳۲)

بھوسا — تِبن
کھلی — کُنجارہ
گوبر — سرگیں
پڑوسی — ہم سایہ

درس (۳۳)

پرنسپل — رئیس دانش کدہ
رضائی — لحاف
فوجی — لشکری

درس (۳۴)

ہوائی جہاز	ہواپیما
فٹ بال	فت بال
گھسان	خوں ریز
سالانہ امتحان	امتحان نہائی
امرود	گلابی
کھانسی	سرفہ

درس (۳۵)

حفاظت ہونا	حفظ شدن
میونسپلٹی	شہرداری
چیرمین	شہردار/رئیس شہرداری
گھاس	گیاہ
سائیکل	سیکل/بائیسکل، دوچرخہ
بیماری پہچاننا	تشخیص کردن
میٹرک کا امتحان	امتحان نہائی دبستاں

درس (۳۶)

چڑیا گھر	باغ وحش
بندوق چلانا	تفنگ انداختن
اسٹیمر	کشتی دخانی
اسٹیشن	رئیس ایستگاہ
آرام کرنا	آرام گرفتن
سگریٹ	سیگار/سگار
چپراسی	خدمت گار
گھنٹی بجانا	جرس زدن، زنگلہ زدن
شکاری	صیاد
مچھر	پسہ/ناموسہ
اسپتال	بیمارستان

درس (۳۷)

آسمان	چرخ
کیا کرایا غارت	
ہوجاتا	محصول غارت شد
ریڈیو اسٹیشن	نشرگاہ رادیو
چیف انجینیر	رئیس مُہندِس

درس (۴۰)

نکالنا	بروں آوردن
دور پھینکنا	دور انداختن
بھن بھن کرنا	برہم زدن پر
خشک کرنا	خشوک کردن
تکلیف ہونا	آزار یافتن
چیں چیں کرنا	جیک جیک کردن،
	رنگ رنگ کردن
رحم کرنا	رحم آوردن
میں نے اسے	ہرچہ منعش
بہت روکا	کردم
پنڈلی	ساق
کھسکنا	ازجا رفتن

چھتا	لانہ
نہ مانا	نہ شنید
روتا ہے تڑپتا ہے	بے قراری می کند
ہنسی آنا	خندہ آمدن

درس (۴۲)

حسن سلوک کرنا	دوست داشتن
تمھاری نگہ داشت	در نگہ داری
اور تمھارے کام میں	و مواظبت شما
رہتے ہیں	ہستند
اسی کے سر ہے	بر گردن اوست
اکثر	اغلب
دیکھ بھال	نگہ داری
وہ ماں ہی ہے	مادر است۔
اچھی لوری	زمزمۂ خوش
سب سے پہلی مربی	اولین مربی
بولنا	حرف زدن
اللہ کی پہچان	خدا شناسی
عمدہ رہن سہن	خوش رفتار و درست کردار
کھلاڑی	بازی گر

درس (۴۶)

سجانا	آراستن
بغل	بازو
گاڑنا	نصب کردن
کھوٹ	قلب
بھوکا	گرسنہ

درس (۵۰)

محدود زمانہ	دورۂ محدود
بچپن اور بڑھاپے	بین دورہ ہاے
کے درمیان واقع ہے	طفلی و پیری قرار گرفتہ است
فتح و کامرانی	ظفر و فیروزمندی
جوانی کی علامتیں	آثار جوانی
نہیں پائی جاتیں	دیدہ نمی شود
رگیں	عروق۔ شرائین
جذبۂ ترقی	خون برومندی
بے کار ہو گئیں	از کار افتادہ
مٹ چکا ہے	فنا گشتہ
گم نامی	کنج خمولی
لاپروائی کا گوشہ	کنج بے اعتنائی
جھریاں ڈال دی ہیں	چیں گزاشتہ
انھیں اپنے اوپر اعتماد ہے	متکی بہ نفس خویش اند
دل کی دھڑکنیں	ضربات قلب
جواں مردی کی نشانی	آثار تنومندی

درس (۵۲)

ملازمت	خدمت

آپ کے سامنے ہاتھ باندھے	بحضور تو دست بستہ
کبھی	زنہار/ہرگز
اگر مجھ سے کوئی خطا ہوجائے گی	مرتکب خطاے باشم

درس (۵۴)

اپنے ساتھ لیا	ہم راہ کرد باخود برگرفت
پیدل	پاپیادہ
اپنے کندھے پر سوار کیا	بردوش خود داشت
ابھی باہر ہی رہیں	حالا در خارج اقامت گیرند
کیڑے مکوڑے رہتے ہیں۔	ہوام مسکن دارند۔
سوراخ بند کیا	سوراخ مضبوط کرد
اپنی ایڑی رکھ دی	پاشنۂ پاے خود بآں محکم گردانید
اندر تشریف لائیں	درآی
سر رکھ کر سو گئے	سرنہادہ بخواب رفت
کہیں بیدار نہ ہوجائیں	مبادا بیدار گردند
نکل پڑے	رواں شد
زخم	ریش (بیاے مجہول)

درس (۵۶)

بھرپور صلاحیت	صلاحیت کامل
کھویا ہوا اقتدار	سُلطۂ رفتہ
انگڑائی لی	سرافراخت
حوصلہ پست پڑنا	حوصلہ شکستن

درس (۵۸)

قسمت	بخت
روشن	تاباں
کلیسا	صومعہ
پوچھنا	دریافتن

درس (۶۰)

بڑی اہمیت	اہمیت عظمیٰ
تلاش	جستجو
تانت	ریشہ
دبلا	لاغر
بچنا	احتراز
گوبر	سرگین

درس (۶۲)

مجلس مشاورت	مجلس شوریٰ
سرکشی	تمرُّد
بنیادی	اساسی
گھٹنے ٹیکنا	شکست تسلیم کردن